ہندوستان بھر میں اہل سنت جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴/۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَن یُرِدِ اللهُ بِهٖ خَیرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسا عظام سے سالانہ چندہ [illegible]

(۵) عام خریداران سے [illegible]

(۶) ششماہی ۔ چار

(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے یا وی۔ پی کا جا

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔

(۳) نمونہ کا پرچہ مہر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر خریدنہ کا نام و پورا پتہ درج نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہونگے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔

(۷) بوقت خط وکتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط وکتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر الفقیہ وراعین میگزین امرتسر ہونی چاہیئے!

جلد (۸) | مطبوعہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۳ سنہ مطابق ۷ جنوری ۱۹۲۵ء یوم چہارشنبہ | نمبر (۱)

درس وفا

(حضرت عزیز لکھنوی)

اے مسلم خوابیدہ ذرا ہوش میں آجا — کیوں دور ہے اسلام کی آغوش میں آجا

پی بادہ سرجوش ذرا جوش میں آجا! — بے کیف ہے رندان قدح نوش میں آجا

لے درس وفا شوکت اسلام عیاں ہو

یہ پیر کہن سال نئے سر سے جواں ہو

گاڑا ہے نشان جسکا پیمبر نے وہ اسلام — دی جسکو غذا احمد و جعفر نے وہ اسلام

آغوش میں پالا جسے حیدر نے وہ اسلام — سینچا ہے جسے خوں سے بہتر نے وہ اسلام

راحت ابھی پہنچائی ہے گو ظلم سہے خود

اسلام کو آزاد رکھا قید رہے خود

اسلام جو قانون رسول مدنی ہے — اسلام دلاور جو دم تیغ زنی ہے

اسلام کہ دل اسکا ہمیشہ سے غنی ہے — اسلام کہ کھیل اسکا فقط بت شکنی ہے

گلرنگ ابھی خون سے دامان وفا ہے

یہ شیر کہن کفر کی ہیبت سے دبا ہے

اسلام کہ تائید خدا جسکی ہے ہمراز — ہر وقت رہی قوت حق ہمدم و دمساز

توحید کے نعروں میں نہاں صور کی آواز — ہر سانس میں پوشیدہ ہیں اعجاز پر اعجاز

مردوں کا جلانا فقط اک بات ہے اسکی

کہتے ہیں شب قدر جسے رات ہے اسکی

اے معشر اسلام محبت میں بسر ہو — ہر دم رہو پابند وفا مرد اگر ہو

پڑ جائے اگر وقت کوئی خون میں تر ہو — اصحاب حسینی کیطرح سینہ سپر ہو

یوں صاف محبت میں ہو باطن کہ ظاہر

ہر فرد ہے تم میں حبیب ابن مظاہر

غیر مقلّدین کی فقہ اور عبد اللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۶)

غیر مقلّدین کی فقہ کا تیرھواں مسئلہ

مُردار اور خنزیر کے بال پاک ہیں

نزل الابرار میں خنزیر اور مُردار کے بال پاک ... ہوئے ہیں۔ بنارسی نے یہاں بھی اپنی عادت ... موافق اپنا مذہب ظاہر نہیں کیا۔ اور لکھدیا۔ ... یہ دونوں بھی تمہارے یہاں کے مسئلے ہیں۔ اہلحدیث ... سر لگانا بہتان ہے۔"

میں کہتا ہوں۔ سُور تمہارے گروہ کے نزدیک نجس ... نہیں۔ مُردار کا پلید ہونا بھی تمہارے نزدیک ثابت ... ہیں۔ جیسا کہ پہلے مفصل گذر چکا۔ جب سُور اور مردار ... تمہارے نزدیک پلید ہی نہیں۔ تو ان کے بال کسطرح ... ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ مسائل تو واقعی تمہارے ... کے ہیں۔ لیکن اسوقت حنفیہ کی مخالفت کے سبب ... کے ماننے سے چکراتے ہو۔ اگر سُور اور مردار کے ... کا ناپاک ہونا تمہارا مذہب ہوتا۔ تو تم اپنی کتاب ... سے ان کا ناپاک ہونا لکھتے۔ جیسا ہم نے تمہاری ... سے ان کا پاک ہونا لکھا ہے۔

قولہ۔ ہدایہ میں ہے کہ اگر تھوڑے پانی میں سُور ... بال گر پڑے تو امام محمدؒ کے نزدیک پانی خراب نہوگا

اقول۔ افسوس۔ بنارسی متعصب کو حنفی ... مذہب کی کوئی روایت مل جائے۔ اگرچہ وہ روایت ... مذہب میں صحیح نہو۔ یا اوس پر عمل نہ ہو۔ اگرچہ وہ مفتیٰ ... ہو۔ اگرچہ فقہا نے کتب فقہ میں اس کا جواب ... دیا ہو۔ مگر بنارسی اس کو مذہب کی صحیح روایت ... بلکہ عوام کو دھوکا دینے کے لئے لکھدیتا ہے۔ ایسا ... امام پر بھی جو اس نے ہدایہ کے حوالہ سے امام محمدؒ ... قول نقل کیا ہے ایسا ہی کیا ہے۔ خود فقہاء علیہم الرحمۃ ... اس قول کو صحیح نہیں قرار دیا۔ اوسی ہدایہ میں اسی ... قول کے پہلے لکھا ہے۔ ولا یجوز بیع شعر الخنزیر ... نجس العین فلا یجوز بیعہ اھانۃ۔ یعنی خنزیر کے بال کی بیع درست نہیں۔ اسلئے کہ وہ نجس عین ہے پس اوسکی اہانت کے لئے اسکی بیع درست نہیں۔

پھر بنارسی کی محولہ عبارت میں لو وقع فی الماء القلیل کے آگے افسدہ عند ابی یوسف بھی لکھا ہوا تھا۔ جو بنارسی عمداً چھوڑ گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خنزیر کا بال اگر تھوڑے پانی میں پڑا تو امام ابو یوسف کے نزدیک پانی کو فاسد (پلید) کر دیگا۔ شیخ عبدالحی لکھنوی ہدایہ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں والصحیح قول ابی یوسف یعنی ابی یوسفؒ کا قول صحیح ہے۔ کہ پانی پلید ہوجائے گا۔ بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ میں اسی قول کو صحیح لکھا ہے۔ درمختار میں بھی اسی کو صحیح لکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ویفسد الماء علی الصحیح۔ یعنے پانی کو صحیح مذہب میں فاسد کرے گا۔ مولانا وصی احمد سورتی منیہ کے حاشیہ صفحہ ۱۰۳ میں مدائع سے نقل کرتے ہیں۔ الصحیح انھا نجسۃ لان نجاسۃ الخنزیر لیست بما فیہ من الرطوبۃ بل لعینہ۔ یعنی صحیح یہی ہے کہ ہڈی اور سُور کا بال پلید ہے۔ کیونکہ خنزیر کی نجاست اس لئے نہیں کہ اس میں رطوبت ہے۔ بلکہ وہ نجس عین ہے۔ اس تحقیق سے معلوم ہوگیا کہ حنفی مذہب میں صحیح یہی ہے کہ سُور کا بال پلید ہے۔ اور پانی میں گرے تو پانی پلید ہوجائے گا۔ لیکن وہابی مذہب میں صحیح یہی ہے کہ پاک ہے۔ اس لئے کہ اون کے نزدیک سُور نجس عین نہیں۔ اور پانی تو ہر حال میں اُن کے نزدیک پلید نہیں۔ تھوڑا ہو یا بہت۔ سُور کا بال گرے یا کوئی اور پلیدی۔ جبتک پلیدی کے ساتھ اس کا رنگ مزہ بو نہ بدلے۔ ان کے نزدیک پلید ہی نہیں ہوتا۔ تو سُور کے بال گرنے سے جو پانی کو پلید کہتا ہے۔ وہ حنفی مذہب کے صحیح مسئلہ پر عمل کرتا ہے۔ اس کا اپنا مذہب یہ نہیں ہے۔

قولہ۔ مختار الفتاوےٰ میں ہے۔ جس نے نماز پڑھی۔ اس کی آستینیں میں سُور کے بال درہم سے بہت زیادہ ہوں تو نماز ہو جائے گی۔

اقول۔ یہ مسئلہ بھی اوسی غیر صحیح روایت پر متفرع ہے۔ علامہ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ میں اس روایت کے آگے لکھتے ہیں۔ ینبغی ان یخرج علی القول بطھارتہ فی حقھم اما علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ فلا وھو الوجہ۔ علامہ شامی وابن الہمام وابن نجیم رحمہم اللہ اس روایت کو اسی غیر صحیح روایت پر متفرع فرما کر لکھتے ہیں۔ کہ مطابق قول ابی یوسف اوس شخص کی نماز ناجائز ہوگی۔ جو بال خنزیر کا اٹھا کر نماز پڑھے اور یہی اوجہ (مفتی بہ) ہے۔ مولانا وصی احمد مرحوم منیہ کے حاشیہ پر محیط رضی الدین سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ظاہر الروایت میں اُس شخص کی نماز ناجائز ہوگی۔ جو سُور کے بال اٹھا کر نماز پڑھے۔ فقط۔

اب ہم بنارسی سے پوچھتے ہیں کہ تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو؟ اپنا مذہب لکھو کہ تمہارے نزدیک اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (باقی باقی)

(ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ)

وعظ دلپذیر

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ سطور ذیل کو اخبار الفقیہ میں ضرور جگہ دیجئیگا۔ تاکہ فائدہ اس کا عام اور نفع اس کا تام ہو۔

اللہ صاحب کے فضل وکرم نے جوش مارا کہ عالیجناب چوہدری مقبول احمد خان صاحب دام اقبالہ نے اشاعتِ حق کے واسطے حضرت مولانا سید غلام قطب الدین پردیسی جی برہمچاری سمبیل ہندی سہسوانی ناظم اعلیٰ حلقہ اشاعت الحق لکھنؤ کو بلوا کر ۱۲ دسمبر ۲۸ء کو موضع مسعود یہ تھانہ دھنیع گوٹھہ میں وعظ شریف کروایا۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب متھروی۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب بلرامپوری اور حضرت مولانا شمس الدین پریم بھی تشریف لائے شیعوں کے مولانا صاحب جناب غلام علی شاہ جلالپوری پنجابی اور مولوی ذاکر حسین صاحب گشتری بھی شریک محفل ہوئے۔ سننے والے دو ہزار سے کم نہ ہوں گے۔

حضرت مولانا برہمچاری نے پہلے تو آریوں اور ہندو اور عیسائیوں کے بڑے بڑے اعتراضوں کو بڑی تہذیب اور متانت کے ساتھ مٹی میں ملایا۔ پھر وہابی بدمذہبوں اور مرزائیوں کی خوب خبر لی۔ مگر چونکہ اس بیان کا بہت سا حصہ سنسکرت اور انگریزی الفاظ

کا تھا۔ اس لئے واقعہ نگار ان کو ضبط نہ کر سکا۔

فرمایا کہ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے وہ مرتبے تھے کہ آپ کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکتا تھا۔ آپکو حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سراج امتی کا پاک نام بخشا تھا۔ آپ نے ستائیس بار اللہ صاحب کی خواب میں زیارت کی ہے۔ کوئی بزرگوار تھے۔ ایک دن ان سے ان کی بیٹی نے پوچھا کہ باباجان میں اس مسجد کے تیرہ ستون دیکھا کرتی تھی۔ آج بارہ ہی ستون نظر آرہے ہیں۔ ایک ستون کیا ہوا۔ ان بزرگوار نے جواب دیا کہ بیٹی وہ تیرھواں ستون نہ تھا۔ بلکہ وہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آج وہ مسجد میں تشریف نہیں لائے۔ اللہ اکبر۔

فلسفۂ نماز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حواس پانچ ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ناک اور ہاتھ۔ ان پانچوں حواس کا شکریہ ہیں پانچ نمازیں۔ زبان دوکام کرتی ہے بولنا اور چکھنا۔ فجر کی دو رکعتیں اسکا شکریہ ہیں۔ ہر ایک ہاتھ دوکام کرتا ہے۔ لینا اور دینا۔ تو دونوں ہاتھوں کے کام کا شکریہ ہے ظہر کی ۴ رکعتیں۔ ہر ایک کان دوکام کرتا ہے نیک اور بد کا سننا یہ دونوں کانوں کا شکریہ ہیں عصر کی چار رکعتیں۔ ناک کا ہر ایک نتھنا دوکام کرتا ہے۔ خوشبو اور بدبو کا سونگھنا۔ تو عشا کی ۴ رکعتیں ناک کا شکریہ ہیں۔ آنکھ آگے اور دہنے اور بائیں تین طرف دیکھتی ہے اور پیچھے یعنی چوتھی طرف نہیں دیکھتی۔ اس کا شکریہ ہے مغرب کی تین رکعتیں۔ یہ ۱۷ رکعتیں فرض ہیں اور سنتیں ان کا ظرف ہیں جس میں یہ تحفہ رکھکر خدا کے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جو تحفہ کسی ظرف میں رکھکر حاضر کیا جائے۔ اس کی شان عجیب اور ہوتی ہے۔ اور جو بغیر ظرف کے ہاتھوں ہاتھ دیا جاوے۔ اس میں کوئی فضیلت نہیں۔

مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرنے سے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ دیکھو ہاتھ پاک ہوتا ہے۔ اور پیشاب موتنے کا مقام نجس۔ نجس مقام کو پاک ہاتھ لگنے نہیں پاتا۔ جبتک کہ مٹی کے ڈھیلے سے اسکو پاک نہیں کر لیا جاتا۔

آریوں کے مذہب کے موافق عبادت کرنے میں کم سے کم سوا روپیہ ایک وقت کی عبادت میں خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہون کرنا پڑتا ہے۔ اور دین اسلام کے بموجب عبادت کرنے میں سوچو تو ایک کوڑی بھی نماز پڑھنے کیلئے خرچ نہیں ہوتی۔ پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرلو۔ دیکھا کتنی آسانی ہے اور جس غریب کو دن بھر دو آنے کے پیسے بھی نہ ملیں۔ وہ سوا روپیہ کہاں سے خرچ کرے۔

حضرت خسرو رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ صاحب نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق زار تھے۔ ایک روز حضرت خسرو یا حضرت خواجہ صاحب شرابیوں کے ایک گروہ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جو شراب تم نے پی ہے۔ اس میں سے ہم کو بھی کچھ دو۔ وہ شرابی مارے شرم اور حیا کے پانی پانی ہو گئے۔ اور انہوں نے شراب کی بوتلوں کو چھپا لیا۔ حضرت خواجہ صاحب یا خسرو نے ان سے فرمایا۔ کہ لو ہم تمکو اپنی شراب پلاتے ہیں۔ اٹھو تین بار ہاتھ دھوؤ۔ تین بار کلی کرو۔ تین بار ناک میں پانی ڈالو۔ تین بار منہ دھوؤ۔ اور تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھولو۔ سر کا مسح کرلو۔ پیر دھولو۔ غرضیکہ انہوں نے اسی طرح کیا۔ پھر انکو صف میں قبلہ رخ کھڑے کرکے دعا کی۔ کہ یا اللہ انکو تیری حضوری میں کھڑا کرنا میرا کام تھا اب ان کو ایمان بخشنا تیرا کام ہے۔ اس دعا سے وہ سب کے سب ولی ہو گئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ وید۔ شاستر۔ توریت انجیل۔ زبور۔ کوئی کتاب اپنے آپکو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتی۔ اور اپنی تاریخ وغیرہ نہیں بتا سکتی۔ اپنا نام تک بیان نہیں کر سکتی۔ اور اگر قرآن شریف سے پوچھو کہ تیرا نام کیا ہے تو فرماتا ہے ق والقرآن المجید۔ پوچھو کہ تو کہاں آیا تو فرماتا ہے۔ نزل علی محمد۔ پوچھو کب آیا تو فرماتا ہے۔ کہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ پوچھو دن کو آیا کہ رات کو تو فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر کس روز تھی؟ تو فرماتا ہے۔ لیلۃ القدر کے ۹ حرف ہیں۔ اس میں ۳ لام ہیں۔ ۹ کو ۳ میں ضرب دی تو ۲۷ بنے۔ معلوم ہوا ۲۷ رمضان کو آیا ہے۔ پوچھو کیوں آیا تو فرماتا ہے کہ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً۔ اللہ اکبر۔

اس کے بعد مولانا صاحب نے اپنی تصنیف کی کتابیں پیش کیں۔ جو مسلمانوں اور ہندوؤں سب نے خریدیں۔ کیا ہندو کیا مسلمان سب عش عش اور واہ واہ کر رہے تھے۔ کہ علماء ایسے ہونے چاہئیں جو پورا چالیس سیر کا تولیں نہ کسی کی طرفداری نہ رعایت۔ اور پوری پوری انصافی بات کہیں۔

آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

مسلمان مستورات نے حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ ہم پردہ کی وجہ سے دن کو مستفید نہیں ہو سکتیں اگر رات کو ہمیں کچھ ہدایت فرمائیے تو عنایت سے بعید نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب نے رات کو پردہ نشینوں میں مسئلے دین کے بیان فرمائے۔ اللہ تعالٰے سب کو ہدایت کرے کہ دین اسلام کی باتیں سیکھے کمترین واقعہ نگار نے اللہ واحد شاہد ہے کسی مبالغے سے کام نہیں لیا۔ بلکہ سچا سچا واقعہ لکھدیا ہے۔ شاید کہ اس کو کوئی پڑھکر ہدایت پاوے اور دین اسلام کی روشنی پھیلے۔ کفر نے تڑاز ڈال رکھا ہے جس کی وجہ سے ہمارے دلوں کو آرام نہیں۔ کھانا پینا بھی اچھا نہیں لگتا۔

(العبد الفقیر الحقیر پر تقصیر عبدالحق سوداگر از گونڈہ ملک اودھ)

حشمت علی اہل قرآن کا سفید جھوٹ

مورخہ ۹ ستمبر ۲۳ء کو خاکسار کا موضع بٹیالہ ضلع سیالکوٹ تحصیل ناروال میں مولوی حشمت علی چکڑالوی سے ایک مناظرہ ہوا۔ جکی روئداد آپنے اپنے رسالہ اشاعۃ القرآن مجریہ ۱۵ نومبر ۲۳ء میں شائع کی ہے۔ افسوس کہ آپنے واقعات سے چشم پوشی کی۔ کاش کہ آپ اپنے اور خاکسار کے سوال جواب پورے نقل کر دیتے۔ تاکہ ناظرین پر حقیقت حال واضح ہو جاتی۔ اور پبلک خود فیصلہ کر لیتی۔ چونکہ میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے میں نے کیفیت مناظرہ

ی کی۔ نیز مجھکو گمان غالب تھا کہ جس شان میں
یہاں سے رخصت ہونے لگے ہیں۔ امید نہیں کہ
مناظرہ کا نام بھی کسی جگہ لیں۔ اب میں مختصر
ت مناظرہ ذکر عرض کرکے حشمت علی صاحب
کا پہلا ظاہر کرتا ہوں۔

کل وقت مناظرہ کا دو گھنٹہ تھا۔ بحث مولوی
ت علی نے تفصیل قرآن اور حجت حدیث پیش کیا۔
خاکسار نے بلا چون وچرا منظور کیا۔ آپ مدعی تھے
خاکسار معترض۔ تو آپکے دعوے کے دو جز تھے۔
قرآن مفصل ہے۔ عبادات معاملات وغیرہ برامد
۔ اس لئے حدیث کی ضرورت نہیں۔ (۲) قرآن
کوئی مجمل حکم دکھاؤ۔ یا کوئی ایسا مسئلہ بتاؤ
قرآن میں مذکور نہیں۔ اس دعوے پر دلائل حسب
ئے گئے۔ (۱) کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ
لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ (پ۱۱) (۲) و لقد جئنٰھم
ب فصلنٰہ علٰی علم الخ (پ۸) (۳) کِتٰبٌ فُصِّلَتْ
اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (پ۲۴)
یبین اللہ لکم الاٰیات لعلکم تتفکرون۔
وم اکملت لکم دینکم الخ۔

خاکسار نے سب آیات کے جواب میں کہا کہ یہ
قضایا مہملہ ہیں۔ اور یہ مسلم ہے اَلْقَضِیَّۃُ
الْمُھْمَلَۃُ فی حکم الجزئیۃ۔ یعنی قضیہ مہملہ قضیہ جزئیہ
حکم میں ہوتا ہے۔ پس کل احکام کا مفصل
ثابت نہ ہوا۔ لہذا آپکا دعوے غیر ثابت۔
ے اس جواب پر آنجناب نے نہ کوئی اعتراض
اور نہ کوئی جواب دیا۔

جز ثانی کے جواب میں کہا گیا کہ قرآن میں بہت احکام
ہیں۔ (۱) اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ۔
کرکے کہا گیا کہ تعداد رکعت اور اذکار رکوع
و قیام وغیرہ قرآن سے صاف لفظوں میں دکھاؤ
اب زکوٰۃ نقدی۔ زیورات وغیرہ قرآن شریف
سے دکھاؤ۔ (۲) گدھا۔ شیر۔ بھیڑیا۔ چوہا۔ وغیرہ وغیرہ
حرمت قرآن شریف سے دکھاؤ۔
(۳) اگر کوئی جانور چھوٹا یا بڑا کوئیں وغیرہ
جائز ہے۔ تو اس کا کیا حکم ہے۔
(۴) صفات خداوندی جو قرآن میں مذکور ہیں
ذات ہیں یا غیر ذات۔ قرآن شریف سے بتاؤ۔

(۵) آیت وضو یعنی اِغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ الخ پ۶ میں بتاؤ کہ منہ اور ہاتھ کتنی مرتبہ دھونا چاہیئے۔ مسح تمام سر کا کرنا چاہیئے یا کتنے کا۔ لفظ اَرْجُلَکُمْ جو آیت مذکورہ میں واقع ہے۔ اس کا عطف اگر ایدیکم پر کریں تو پاؤں کا دھونا ثابت ہوگا۔ اور اگر محل رؤسکم پر کریں تو پاؤں پر مسح کرنا ثابت ہوگا۔ پس قرآن شریف سے بتائیے کہ نبی صلعم نے پاؤں پر مسح کیا تھا۔ یا پاؤں کو دھویا تھا۔ اس قسم کے اور بہت سے سوالات کئے گئے۔ علاوہ ان کے حجت حدیث پر قرآن شریف سے چند ایک دلائل بھی پیش کئے۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الخ قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ پ۳۔ وجہ استدلال یہ تھی کہ آیات مذکورہ میں اتباع اور اطاعت دو لفظ واقع ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت صلعم کی اتباع اور اطاعت نہ کرے وہ کافر ہے۔ اتباع اور اطاعت دونوں مترادف الفاظ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ تکرار مخل فصاحت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں الفاظ کے مفہوم میں کچھ فرق ہے۔ جو قرآن کریم نے دوسری جگہ خود واضح کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور تشریف لے جانے کے بعد جب بنی اسرائیل گمراہ ہونے لگے تو ہارون علیہ السلام نے فرمایا۔ فاتبعونی واطیعوا امری پ۱۶ سورہ طہ۔ یہاں اطاعت بمقابلہ لفظ امر واقع ہے۔ معلوم ہوا کہ اتباع فعل کے متعلق ہوتا ہے۔ اور اطاعت امر کے۔ پس قرآن شریف کی پیروی آنحضرت صلعم کی اطاعت ہے اور حدیث کی پیروی اتباع۔ جبتک آنحضرت صلعم کی اتباع اور اطاعت نہ کی جائے کوئی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(۲) آنحضرتؐ کے متعلق قرآن شریف میں لتبین للناس الخ وارد ہے۔ اور تبیین کسی چیز کو تشریح اور تفسیر اور تفصیل سے بیان کرنے کو کہتے ہیں پس احادیث قرآن شریف کی توضیح اور تفسیر ہے۔

(۳) قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کام نبی صلعم بغیر حکم خداوندی کرتے اور خداوند تعالیٰ ان کو اپنا فعل قرار دیتا ہے۔ (۱) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَۃَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْھَا الخ پ۲۔ آیت مذکورہ میں جو جعلنا صیغہ ماضی متکلم مع الغیر واقع ہے۔ اسکا حکم عنہ قرآن شریف سے دکھاؤ۔ (۲) الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ۔ قرآن سے دکھاؤ کہ خداوند تعالیٰ نے کفار کو حکم کفو کہاں فرمایا ہے۔

اس قسم کی کئی آیات پیش کیں۔

ان سب امور میں آپ نے صرف ایک دو باتوں کا جواب دیا جو عدم جواب کے برابر ہے۔

(۱) آیت وضو کے متعلق آپنے فرمایا کہ آخر نزول قرآن سے پہلے بھی تو لوگ کسی طرح وضو کرتے ہی تھے۔ پس جسطرح وہ کرتے تھے۔ اسی طرح وہ وضو کرنے کا اب حکم ہے۔ خاکسار نے کہا کہ قرآن شریف سے بتاؤ کہ وہ پہلے لوگ کس طرح وضو کرتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلعم کا طریقہ وضو بتاؤ۔ جس پر آپنے کچھ نہ کہا اور باوجود تقاضا شدید مہر بہ لب ہو گئے۔

(۲) لفظ تبیین کے متعلق فرمایا کہ اس کے معنے اظہار یعنی کسی پوشیدہ بات کا ظاہر کرنا بھی ہوتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ بیشک ہوتے ہیں۔ مگر اس وقت جب لفظ تبیین بمقابلہ کتمان واقع ہو۔ اور یہاں ایسا نہیں۔ پھر آپ نے اس پر کوئی جرح نہ کی۔

(۳) گدھا شیر وغیرہ کی حرمت پر آپنے فرمایا کہ ان تمام محرمات کی نسبت اللہ تعالیٰ نے الفاظ ذیل میں بلسان عربی مبین کے مطابق ظاہر کر دیا ہے۔ کمثل الحمار پ۲۸ کمثل الکلب پ۹ الخبائث پ۹۔ لحم الخنزیر۔ چوہا۔ شیر اور دیگر اس قسم کے درندے اور پرندے وغیرہ جو مردار اور خبیث اور ناپاک جانور ہیں۔ ان کو نزول قرآن سے اول ہی عرب لوگ جانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لفظ بیان کئے جن کے ساتھ الف لام موجود ہے۔ لہذا قرآن مبین انہی چیزوں کو بیان کرتا ہے۔ جن کو لوگ نہیں جانتے

خاکسار نے کہا کہ لحم الخنزیر کے پہلے حرمت مذکور ہے۔ جو اس کی حرمت پر دال ہے۔ کیا مثل الکلب اور مثل الحمار کے پہلے ہی لفظ حرمت یا مثل آں مذکور ہے۔ جس سے ان کی حرمت واضح ہو سکے۔ علاوہ ازیں مثل الکلب اور مثل الحمار

کو جس جگہ یہ مذکور ہیں ان کی حرمت سے کیا تعلق ہے۔ جب قرآن مفصل ہے تو نجاست کی تفصیل قرآن سے دکھاؤ۔ اور الف لام جو اس پر داخل ہو کیسا ہے۔ نیز یہ بھی قرآن سے دکھاؤ کہ جن چیزوں کو عربی لوگ بوقت نزول قرآن ناپاک سمجھتے تھے۔ اسکو حرام سمجھو۔ یہ بھی بتاؤ کہ مذکورہ بالا جانوروں کو بوقت نزول قرآن عرب لوگ ناپاک سمجھتے تھے۔ کیا لحم خنزیر اور مردار کو عربی لوگ خبائث میں شمار نہ کرتے تھے۔ پھر ان کی حرمت قرآن میں کیوں مذکور ہے خاکسار نے کہا کہ کسی چیز کو حلت یا حرمت معلوم کرنا انسانی عقل کا کام نہیں یہ مجیب روحانی کا کام ہے۔ ان سب باتوں کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا غرض میرے تمام اعتراضات سے صرف تین باتوں کا آپ نے جواب دیا۔ یعنی آیۃ وضو۔ لفظ تمیین۔ کتا شیر وغیرہ کی حرمت۔ باقی سب امور کو باوجود تقاضا شدید آپ ایسا ہضم کر گئے۔ کہ ڈکار تک نہ آیا۔ ہاں آپ نے اپنی اثنائے تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ دین کامل کس فرقہ کے پاس ہے۔ اور مسلمان کو فساد فرقہ سے یہ بھی فرمایا کہ احادیث بواعث فرقہ بندی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ جس فرقہ کے اصول قرآن سے ملتے ہیں۔ وہی مسلمان ہیں اور انہی کے پاس دین کامل ہے۔ احادیث فرقہ بندی کا باعث نہیں بلکہ جہالت کمی علم۔ ضد۔ تعصب وغیرہ امور اس کے بواعث ہیں۔ دیکھئے اہل القرآن احادیث کے منکر ہیں۔ مگر فرقہ بندی سے خالی نہیں۔ مسٹر عبداللہ پانچ نمازیں فرض مانتا ہے۔ اور رسالہ "اقیموا الصلوٰۃ" میں صرف دو نمازیں مذکور ہیں۔ اسی طرح آپکا اس سے کئی باتوں میں اختلاف ہے۔

یہ ہے اس مناظرہ کی مختصر کیفیت۔ جسکا تیسرا حصہ بھی آنجناب نے اپنے رسالہ میں ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ اختتام مناظرہ پر چند اشخاص نے کہا۔ کہ اگر مولوی حشمت علی صاحب خاکسار کے مطالبات کا جواب دیں۔ تو ہم ۱۵ منٹ اور آپکی تقریر سننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے وقت لینے سے انکار کیا۔ یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ اگر آپ اس وقت جواب نہیں دیسکتے تو رسالہ میں ہی شائع کردیں۔

ناظرین ۱۵۔ نومبر ۲۳ء کا رسالہ اشاعۃ القرآن ملاحظہ فرماکر دیکھیں۔ کہ آپ نے ہماری کس کس بات کا جواب دیا ہے۔ اب دیکھئے اس کی افتراپردازی آپ فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) مناظرہ کا وقت ختم ہونے سے پہلے مولوی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

(۲) میں تمہارے سوالوں کا جواب اسوقت دونگا جب میرے سوالات کا جواب قرآن سے دوگے۔

(۳) آپکے ساتھ مرزائی تھے۔

(۴) مولوی صاحب کو حدیث نہ ملی۔

اس پر سوائے اس کے کیا کہا جائے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پھر رسالہ ہذا میں بھی انہی تین اعتراضوں کا ذکر کیا ہے۔ جو اوپر مذکور ہوئے۔ اور سب اعتراضات ہضم کر گئے ہیں۔ پھر ان کے جواب الجواب کا ذکر تک نہیں کیا۔ کیا دیانت اور امانت اسی کا نام ہے اور قرآن کی یہی تعلیم ہے؟

پھر ایک مراسلہ درج فرماتے ہیں جس میں موضع پٹیالہ کے چند ہندوؤں اور اپنی جماعت کے چند اشخاص کے نام مندرج ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ملا روانتی محمد شفیع کو کوئی جواب نہیں آیا۔ نیز یہ بھی مندرج ہے کہ اگر ملا مخلوطی صاحب (یعنی خاکسار) آپکے سوالات کا قرآن مجید سے معقول جواب دیں تو ماسٹر محمد صحیح اہلقرآن انکو مبلغ ۲۵ روپیہ بطور انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔

مولوی صاحب! یہ کیا معاملہ ہے کہ سوائے ماسٹر محمد صحیح اور فضل کریم کے مسلمانان موضع پٹیالہ سے اور کوئی آپکی تائید نہیں کرتا۔ کیوں ان کی بجائے ہندوؤں کے نام بھرتی کرتے ہیں۔ پھر یہ کیا معاملہ ہے کہ سوائے ماسٹر محمد صحیح کے فضل کریم وغیرہ آپ کے عقیدہ سے تائب ہیں۔ یہ صرف ماسٹر محمد صحیح کی جعلسازی ہے کہ پبلک کو دہوکہ دینے کے لئے چند نام لکھکر شائع کراتے ہیں ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کیطرح رنگ بدلنے والے

اگر ماسٹر محمد صحیح ۲۵ روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو وہ روپے کسی امین کے پاس رکھکر مجلس مناظرہ دوبارہ منعقد کرائیں۔ بندہ خدمت کرنے کو حاضر ہے۔

فقط دعاگو خاکسار محمد شفیع غفرلہ امام جامع مسجد قصبہ سنکھترہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

فتح الرحمان!

بجواب

تقویت الایمان

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

واضح ہو کہ لاہور کے مشہور و معروف پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر پاسٹر کلیسیا چرچ آف انگلینڈ نے ایک رسالہ "تقویت الایمان" نامی اپنے مشرکانہ عقائد (خدا کے مجسم اور مسیح کی الوہیت) کے بارے میں لکھا تھا۔ اور یہ رسالہ سنہ ۱۹۱۱ء میں نولکشور پریس لاہور میں چھپا تھا۔ ذیل میں مختصر طور پر اس رسالے کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

مسیحی:۔ اس احقر نے جہانتک قرآن پر غور کی اگرچہ بڑی صفائی کے ساتھ تو نہیں مگر اختصاراً مسیحیوں کے صحیح عقیدے الوہیت المسیح کا قرآن کو مقر ہی پایا ہے۔ (صفحہ ۱۴)

مسلمان۔ عاجز نے جہانتک قرآن شریف کا مطالعہ کیا یہی دیکھا کہ قرآن مجید عیسائیوں کے مشرکانہ عقیدے الوہیت مسیح اور تثلیث کا سخت مخالف ہے۔ ایسے عقاید کو شرک و کفر اور عیسائیوں کو اس میں مشرک اور کافر کہا گیا ہے۔ جیسا کہ آیات مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) سورۃ النساء۔ جزو ۶ کے رکوع ۳ میں ہے:۔

(۱) اے اہل کتاب مت زیادتی کرو۔ بیچ دین اپنے کے اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ سوائے اس کے نہیں کہ مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا نبی اللہ کا ہے۔ اور کلمہ ہے اس کا۔ ڈال دیا اس کو طرف مریم کے اور روح ہے اللہ کی طرف سے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور نبیوں اس کے کے۔ اور مت کہو خدا تین ہیں۔ باز رہو۔ بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ معبود

ہے اکیلا۔ پاکی ہے اسکو اس سے کہ ہو واسطے
اس کے اولاد۔ واسطے اس کے ہے۔ جو کچھ ہے
بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ ہے بیچ زمین کے اور
کفایت ہے اللہ کارساز "

(۲) سورۃ المائدہ۔ جزو ۶ کے رکوع ۳ میں ہے :۔
" البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق
اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ کہہ پس کون اختیار
رکھتا ہے۔ اللہ کے کام سے۔ اگر چاہے یہ کہ
ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو۔ اور ماں
اس کی کو۔ اور ان لوگوں کو کہ بیچ زمین کے
ہیں سارے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے
ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ اور اللہ اوپر
ہر چیز کے قادر ہے "

(۳) سورۃ المائدہ۔ جزو ۶ کے رکوع ۱۴ میں ہے :۔
" البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق
اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے
بنی اسرائیل! عبادت کرو اللہ کی جو پروردگار میرا
ہے۔ اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے کہ
جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق
حرام کی اللہ نے اوپر اس کے بہشت اور جگہ
اس کی آگ ہے۔ اور نہیں واسطے ظالموں کے
کوئی مددگار۔ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ
کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا۔ اور
نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اور اگر نہ باز رہینگے
اس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگیگا ان لوگوں
کو کافر ہوئے عذاب درد دینے والا۔ کیا پس نہیں
توبہ کرتے طرف اللہ کے اور بخشش مانگتے
اس سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہیں
مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے
اس سے پیغمبر اور ماں اس کی صدیقہ تھی۔
تھے دونوں کھاتے کھانا۔ دیکھ کیونکر بیان کرتے
ہیں ہم واسطے ان کے نشانیاں پھر دیکھ کیونکر
پلٹائے جاتے ہیں "

میں پادری صفدر علی صاحب اور پادری جیمس منرو صاحب
کے الفاظ اپنی تائید میں پیش کرتا ہوں :۔

(۱) **پادری صفدر علی صاحب**۔ اپنی کتاب "نیاز نامہ"
(مطبوعہ ۱۸۹۸ء میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ) کے
صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں :۔
"کتاب مقدس سے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت
و ابنیت صاف صاف نصوص صریح سے ثابت
ہے۔ ...... الغرض یہ تعلیم کتاب مقدس میں
صاف و صحیح ہے۔ مگر قرآن و حدیث گویا اسی
بات کے درپے ہیں کہ اس تعلیم کو جڑ سے اکھاڑ دیں "

(۲) **مسٹر جیمس منرو صاحب**۔ اپنے رسالہ موسومہ
" کن معنوں میں قرآن مسیحی کتب مقدسہ کا مصدق اور
محافظ ہے " کے حصہ سوم کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں :۔
" قرآن اس بات کا خاص طور سے انکار کرتا ہے
کہ یسوع یعنی مسیح اللہ ہے اور نہ ابن اللہ۔
اب یہ تو تصدیق نہ ہوئی۔ بلکہ اس میں یسوع
یعنی مسیح کی الوہیت کا انکار قرآن میں ایک
مکرر طور سے پایا جاتا ہے "

مندرجہ بالا آیات اور دو پادری صاحبان کی تحریروں
سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ قرآن مجید عیسائیوں کے
مشرکانہ عقائد تثلیث، مسیح کی الوہیت و ابنیت کا سخت
مخالف ہے۔ اور ایسے عقائد رکھنے والوں کو کافر اور
مشرک کہتا ہے۔

مسیحی۔ سورۃ القلم ۲۰ رکوع ۳ "یوم یکشف
عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون"
جسدن کہ کھولا جاوے گا پنڈلی سے اور بلائے جائیں گے
طرف سجدہ کے پس نہ سکیں گے۔ .... اور جب خدا
کی پنڈلی کھولی جائیگی تب مومن خدا کو سجدہ کرینگے
یہ پنڈلی والا خدا ضرور مجسم ہی ہوگا " (صفحہ ۹)

مسلمان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
جب کسی شخص نے "یوم یکشف عن ساق" کے معنے دریافت
کئے۔ تو فرمایا کہ جب قرآن مجید میں کسی لفظ کے معنے تم
سے مخفی ہوں تو اس کو شعرائے عرب کے کلام میں ٹٹولو۔
کیونکہ وہ دیوان عرب ہے۔ کیا تم نے شاعر کا قول
نہیں سنا ؎

سن لنا قومك ضرب الاعناق
وقامت الحرب بنا علی ساق

ای علی شدۃ۔ پھر فرمایا کہ وہ سختی اور شدت کا
دن ہوگا۔
عرب میں کشف ساق کا اسی وقت اطلاق کیا جاتا
ہے۔ جب کوئی دہشتناک امر اور ہولناک کام پیش آتا ہے
ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی کو ایسی
شدید مہم اور خوف کا بھرا ہوا واقعہ پیش آتا ہے جسمیں
اسے کوشش دہی کی سخت حاجت پڑتی ہے۔ تو وہ اپنی
ساق (پنڈلی) کھول دیتا ہے۔ شدت کے مقام پر کشف عن
الساق کا اطلاق کرنا استعارہ تمثیلیہ ہے۔ صاحب کشاف کہتے
ہیں۔ کہ کشف ساق ایک مثال ہے۔ جو مقام شدت میں
بیان کی جاتی ہے۔ پس اس تقدیر پر یوم یکشف عن ساق
کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ قیامت کے دن بلا کے خوفناک امور
اور غضب کی شدتیں پیش آئیں گی " (اعظم التفاسیر
حصہ ۲۹ صفحہ ۱۴۴)

نوٹ:۔ آیت "یوم یکشف عن ساق" کا صحیح
مطلب ہے۔ کہ قیامت کے دن بلا کے خوفناک امور اور غضب
کی شدتیں پیش آئیں گی۔ (نیز دیکھو کتاب الاسماء والصفات
صفحہ ۲۵۱ و صفحہ ۲۵۲ تفسیر مفاتیح الغیب جلد ۸ صفحہ ۲۰۳ مجمع البحار
جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر)

تحقیق الکلام

در تردید دعوے

پنڈت لیکھ رام

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی
خاتم النبیین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

آریہ (دعویٰ) قرآن سے تناسخ کا ثبوت۔

دلیل نمبر ۱۔ سورۃ بقر۔ ولقد علمتم الذین
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ
خاسئین (ترجمہ) وہر آئینہ دانستہ آید آں کساں را کہ از
حدود گذشتند از شما در شنبہ پس گفتیم ایشاں را بوزنہ شوید
خوار شدہ۔

دلیل نمبر ۲۔ سورۃ اعراف۔ فلما عتوا عن ما
نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین (ترجمہ)
پس چونکہ تکبر کردند از ترک آنچہ منع کردہ شد ایشاں را
ازاں گفتیم ایشاں را شوید بوزنگان خوار شدہ۔

دلیل نمبر ۳۔ سورہ مائدہ۔ قل ھل انبئکم بشر

من ذٰلك مثوبۃً عند اللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولٰئك شر مکانا واضل عن سواء السبیل (ترجمہ) کہہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے جزا میں نزدیک اللہ کے وہ لوگ کہ لعنت کی خدا نے اُن پر اور غضب کیا اوپر ان کے اور کئے ان میں سے بندر اور سُور اور جنہوں نے پُوجا طاغوت (بُت یا دیت یا شیطان) کو یہ لوگ بدتر ہیں جگہ میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں راہ سیدھے سے ۔" (کتاب "کلیات آریہ مسافر" مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ء ستیہ دھرم پرچارک بر دوار صفحہ ۱۲)

مسلمان۔ واضح ہو کہ "تناسخ" لفظ عربی کا ہے انگریزی میں اسے "ٹرنس میگریشن آف سول" کہتے ہیں۔ منتخب اللغات وغیاث اللغات میں لفظ "تناسخ" کے معنے یہ لکھے ہیں۔ کہ زائل شدن روح از قالبے خود و آمدن آں بقالبے دیگر۔ یعنی رُوح کا ایک جسم کو چھوڑ کر (مرنے کے بعد) دوسرے جسم میں آنا۔ (دیکھو کتاب کلیات آریہ مسافر۔ صفحہ ۔۔ کا حاشیہ) اور "مسخ" سے مراد ایک صورت سے دوسری صورت بدلنا۔ مگر دوسری صورت بدتر صورت ہو اول سے ۔ قرآن مجید سے جو تین آئتیں پنڈت لیکھرام صاحب مقتول نے نقل کی ہیں۔ ان میں چند ایک بدکار لوگوں کی صورت کا اسی جسم میں بدل جانا مراد ہے۔ گویا ان کی صورتیں مسخ ہوگئی تھیں نہ کہ تناسخ کے طور پر اُن کی روحیں بندروں اور سُوروں کے قالب میں آگئی تھیں۔

(۱) سورۃ البقر جز اول کے رکوع ۸ میں ہے:۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۔

(ترجمہ) اور البتہ تحقیق جانتے تھے تم اُن لوگوں کو کہ حد سے نکل گئے تم میں سے بیچ دن ہفتے کے پس کہا ہم نے ان کو ہو جاؤ بندر ذلیل ۔"

(۲) سورۃ المائدہ جز ۶ کے رکوع ۱۳ میں ہے۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۔

(ترجمہ) کہہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے جزا میں نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے کہ لعنت کی اللہ نے اسکو اور غصہ ہوا اوپر اس کے اور کئے ان میں بندر اور سوئر اور بندگی کی شیطان کی۔ یہ لوگ بدتر ہیں جگہ میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں سیدھی راہ سے ۔"

(۳) سورۃ الاعراف جز ۹ کے رکوع ۱۱ میں ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۔

(ترجمہ) پس جب سرکشی کی اس چیز سے کہ منع کئے گئے تھے اس سے کہا ہم نے ان کو ہو جاؤ بندر ذلیل۔"

حدیث۔ کتاب "فتح الباری شرح صحیح بخاری" کے پارہ ۱۳ کے صفحہ ۲۶۲ اور "فیض الباری" کے پارہ ۱۳۔ کے صفحہ ۵[1] پر لکھا ہے :۔

"عبدالرزاق (صاحب مصنف) وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہفتے والے شہر ایلہ میں رہتے تھے۔ اور جب انہوں نے مچھلیوں کے پکڑنے کے واسطے حیلہ کیا بایں طور کہ ہفتے کے دن انہوں نے جال لگا دیئے۔ پھر اتوار کے دن شکار کیا تو ایک گروہ نے ان پر انکار کیا اور ان کو منع کیا۔ تو اور گروہ نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو۔ اور آؤ ہم تم اُن سے جدا ہو جاویں ۔ ایک دن صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ جو حد سے بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے دروازے نہیں کھولے۔ تو انہوں نے ایک مرد کو حکم کیا کہ سیڑھی پر چڑھ کر دیکھئے۔ وہ ان پر جھانکا اور ان کو دیکھا کہ وے سب بندر ہو گئے۔ پھر سالم گروہ ان پر داخل ہوئے وے ان کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے۔ اور ناصحین نے کہا کہ کیا ہم نے تم کو نہیں کہا تھا۔ کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا۔ تو وے اپنے سروں سے اشارہ کرتے تھے کہ ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر چند روز کے بعد وے سب مر گئے۔ اور ایک روائت میں ہے کہ جو جوان تھے وہ بندر ہو گئے تھے اور جو بوڑھے تھے وہ سوئر ہو گئے تھے ۔"

قرآن مجید کی ان آیات مقدسہ اور اس روایت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے کچھ نافرمان لوگوں کی شکلیں مسخ ہو کر بندر اور سُور جیسی ہوگئی تھیں ۔ خود پنڈت لیکھرام مقتول کی کتاب "کلیات آریہ مسافر" کے صفحہ ۱۲۱ پر لکھا ہے :۔

"تاریخ طبری مطبوعہ سنہ ۱۹۳۲ء مطبع نولکشور جلد دوم صفحہ ۲۵ میں ہے۔ بدانکہ خدائے تبارک وتعالیٰ دو گروہ را از خلق مسخ گردانید از بنی اسرائیل۔ یکے اصحاب المائدہ کہ ایشاں را خوکاں گردانید دگر دیگر پیشتر ایشاں انقوم داؤد علیہ السلام بود کہ پس از سلیمان علیہ السلام قومے مردم اندر دریہ روز شنبہ ماہی گرفتند حق روز شنبہ نگاہ ندا شتند خدائے عزوجل ایشاں را مسخ کرد ۔"

نیز اسی کتاب "کلیات آریہ مسافر" کے صفحہ ۱۲۳ کے کالم نمبر ۲ میں لکھا ہے :۔

"حدیث جامع ترمذی مطبوعہ مطبع مرتضوی دہلی صفحہ ۱۲ میں ہے۔ ابن مالکؓ وابی عامر اشعریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے ایک قوم حلال کرینگی زجیں عورتوں کی یعنی زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب یعنی اسطرح استعمال کرینگی جیسے حلال اور اترینگی ان میں سے کچھ قومیں نزدیک ایک علم کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنیوالا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا۔ پھر مسخ کریگا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سُور اور بندر ۔"

دیکھئے ان ہر دو مقامات میں بدکار لوگوں میں مسخ کا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اور لفظ "مسخ" کی تعریف کتاب "کلیات آریہ مسافر" کے صفحہ ۸۰ کے حاشیئے پر یوں لکھی ہے :۔

"مسخ ایک صورت سے دوسری صورت بدلنا مگر دوسری صورت بدتر صورت ہو اول سے ۔"

نتیجہ یہ نکلا کہ پنڈت لیکھرام صاحب مقتول آریہ کی پیش کردہ تین آئتوں سے ان کا عقیدہ تناسخ (یعنی روح کا ایک جسم کو چھوڑ کر مرنے کے بعد دوسرے جسم میں آنا) ثابت نہیں ۔

(حبیب اللہ کلرک ہر اپہ باری دوآب امرتسر)

توسیع اشاعت الفقیہ ہر حنفی کا فرض ہے

(منیجر)

[1] عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۷ صفحہ ۲۱۹

فتاویٰ

مسئلہ مرسلہ مستری محمد الدین صاحب خریدار ۱۴۵

(۱) سلطان الوقت کا مال بغیر اجازت کھانا جائز ہے
یا نہیں؟ (۲) ماں باپ کا مال بے اجازت کھانا جائز
ہے یا نہیں؟ (۳) ماں باپ کو اولاد پر زیادتی کرنا
جائز ہے یا نہیں؟ (۴) اگر کوئی اپنی عورت سے یوں
کہے کہ اگر تو فلاں کام کریگی تو تجھے طلاق دیدوں گا
اور عورت وہی کام کرے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟
(۵) اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا۔ تو اس عورت
کو دوسرے شخص کو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب مال حربی کے سوا ناحق بے اجازت کسی
کا مال اپنے صرف میں لانا جائز نہیں۔
جائز نہیں۔ (۳) ماں باپ کو اولاد پر زیادتی کرنا
جائز ہے جبکہ وہ زیادتی از قسم معصیت نہ ہو۔ (۴)
الفاظ مذکورہ تخویف پر دلالت کرتے ہیں۔ ان سے طلاق
واقع نہ ہوگی۔ تا وقتیکہ یوں نہ کہا جاوے (میں نے
تجھے طلاق دی) (۵) عورت مذکورہ سے دوسرے
کو نکاح کرنا جائز ہے۔ مگر اگر بوقت نکاح حاملہ زنا ہو
تو وضع حمل تک وطی نہ کرے۔

مسئلہ مرسلہ وقار احمد صاحب از جموں

(۱) ایک شخص کو عرصہ سے روزانہ بعد بجے سے بخار
آتا ہے اور صبح کو اتر جاتا ہے۔ جس سے وہ بہت کمزور
ہو گیا ہے۔ مشکل سے جھک کر نماز پڑھتا ہے۔ تو یہ شخص
تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (۲) تیمم سے
قرآن کریم و آیہ کریمہ و اسماء الٰہی اور درود شریف پڑھنا
کیسا ہے؟ (۳) اگر مریض مذکور احتلام ہو جائے تو
تیمم سے طہارت غسل ہو جائیگی یا نہیں؟ (۴) آیہ
کریمہ وغیرہ چلتے پھرتے پڑھنا اور وضو ٹوٹ جائے تو
بے وضو پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب اگر شخص مذکور کو حالت مذکورہ میں
پانی مضر ہو۔ وضو کرنے سے مرض میں
زیادتی و ترقی ہوتی اور یہ ضرر علامات یا تجربہ سے
معلوم ہو یا کوئی حکیم حاذق مسلم مضر بتائے تو اسے
تیمم سے نماز پڑھنا جائز ہوگا ورنہ نہیں (۲) محدث بے وضو
کو زبانی بغیر ہاتھ لگائے تیمم سے قرآن عظیم یا دیگر آیات
پڑھنا جائز ہے۔ مگر چھونا ہاتھ لگانا بے عذر جائز
نہیں اور جنبی بے غسل کو قرآن عظیم یا اس کی کوئی
آیت بے عذر تیمم سے زبانی پڑھنا یا اسے ہاتھ سے چھونا
جائز نہیں۔ بعذر اسے بھی جائز ہے۔ (۳) مریض مذکور
کو غسل کے بدلے تیمم کرنا بھی جائز ہے جبکہ غسل اسے
مضر ہو۔ (۴) محدث کو قرآن عظیم و آیات کریمہ وغیرہ
چلتے پھرتے وضو و تیمم سے اور بے وضو بغیر تیمم بھی
پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ وہ جگہ موضع نجاست نہ ہو اور
چلنا پھرنا اسے مشغول نہ کرے۔ ورنہ مکروہ۔ مگر ادب
یہی ہے کہ قرآن عظیم وغیرہ اوراد ایک جگہ باوضو قبلہ
رخ بیٹھکر پڑھے۔ اور باوضو نہ کر سکے تو تیمم کرلے۔

مسئلہ مرسلہ سید محمد علی صاحب از مہدپور

(۱) مسمات کریما کے چچا زاد بھائی وغیرہ اولیا جاہتے
ہیں۔ کریما کا نکاح اپنی برادری میں کرنا چاہتے تھے
مگر وہ راضی نہ ہوئی۔ اور ایک بہشتی سے دو تین سال
ہوئے اس نے اپنا نکاح کر لیا تو کیا یہ نکاح کریما
کے ولی چچا زاد بھائی فسخ کرا سکتے ہیں۔ اور فسخ
کرائیں تو کس سے اور بعد فسخ نکاح عدت لازم
ہوگی یا نہیں؟ (۲) زید کی عورت سے عمرو کا ناجائز
تعلق تھا۔ اسی حالت میں اس کے لڑکا ہوا۔ جو
دو سال کا ہے۔ اور زید دو یا تین سال بعد مر گیا
پھر کچھ عرصہ کے بعد عمرو سے اس نے نکاح کرلیا
اور اس عورت کے لڑکے سے اپنی نواسی کا نکاح کیا
چونکہ یہ لڑکا معلوم نہیں کہ کس کے نطفہ سے ہے
زید کے یا عمرو کے۔ لہذا دریافت طلب ہے کہ اس لڑکے
سے عمرو کی نواسی کا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ (۳)
جو شخص یہ کہے کہ ہم تو روزہ نہیں رکھتے روزہ وہ
رکھے جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو۔ اس پر شرعاً
کیا حکم ہے اور وہ کس سزا کا مستحق ہے؟

الجواب اگر مسمات کریما نے بے رضا مندی
اپنے چچا زاد بھائیوں کے اس بہشتی
سے نکاح کیا ہو اور کوئی چچا زاد بھائی وقت نکاح
یا بعد نکاح راضی نہ ہوا ہو اور ابتک اس کی کوئی
اولاد نہ ہوئی ہو۔ اور نہ حمل ہو۔ تو چچا زاد بھائیوں کو
نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ کہ یہ نکاح غیر کفو
میں ہوا ہے۔ وہ قاضی یا حاکم شہر کے یہاں نکاح فسخ
کرانے کی درخواست کریں جب حاکم نکاح فسخ کردے
تو بعد عدت گذرنے کے کریما کا نکاح اپنے کفو میں
کریں۔ بغیر نکاح فسخ کرائے اور عدت گذارنے دوسری
جگہ کریما کا نکاح نہیں کر سکتے۔ اور جو ان میں
سے کوئی بھی وقت نکاح یا بعد نکاح راضی ہوا ہوگا
یا اس کے اولاد ہو گئی ہو یا حاملہ ہو تو اب کسی کو نکاح
فسخ کرانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (۲) صورت مذکورہ
میں وہ لڑکا یقیناً زید ہی کا ہے۔ اور اسی کا کہلائیگا
اور اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک
و احتمال نہ کیا جائے گا جبتک کہ زید سے صراحۃً انکار
ثابت نہ ہو کہ ثبوت نسب کے لئے قیام فراش کافی ہوگا
اور فراش قوی یعنی منکوحہ کے ولد کی نفی بلا لعان نہ
ہوگی۔ (۳) اگر کسی شخص مذکور کا قول مذکور از
راہ استخفاف یا انکار فرضیت روزہ ہو تو وہ کافر
ہے۔ اسے تجدید اسلام و نکاح لازم ہے۔ ورنہ نہیں
تاہم احتیاطاً اس سے تجدید اسلام و نکاح کرائی جائے
کہ لزوم کفر سے خالی نہیں۔ اور سزا کا اختیار حاکم اسلام
کو ہے۔ عوام کو نہیں۔

مسئلہ مرسلہ مولوی عبد اللہ صاحب خریدار ۷۵

علماء دین اہل طریقت سے بیعت کرنا کیسا ہے اور
جو شخص اسے حرام و ناجائز کہے۔ اور اہل طریقت کو
نہ مانے انہیں اپنے گاؤں میں نہ آنے دے اور ذکر
الٰہی سے منع کرے اور کہے کہ اہل طریقت بے شرع
ہیں۔ وہ شرع کو کچھ نہیں جانتے ہم ان کے حکم کو
نہیں مانتے۔ ہم جو چاہیں گے کریں گے۔ تو ایسے شخص
کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب اہل طریقت و شریعت سے بیعت کرنا
حضرات اسلام و طریقہ صحابہ کرام و
تابعین و تبع تابعین عظام سے سلف سے خلف
تک برابر ہوتا چلا آیا ہے۔ اور ہو رہا بلکہ اس کی اصل
خود حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ سے منقول و
مروی۔ اسے حرام و بدعت کہنے والا اور اہل طریقت
کو نہ ماننے والا بے دین و گمراہ خود رو و مرید نفس ہے۔
اسے اول ہدایت کی جائے اور سمجھایا جائے۔ اگر وہ اپنے
قول سے نہ پھرے تو اس سے علیحدگی اختیار کی جائے

اور اس کے قول کو باور نہ کیا جائے۔

بجواب خط مرسلہ حاجی سید احمد صاحب العامری

بتوں کے روبرو جانور ذبح کرنا اس لئے کفر ہے کہ بتوں کے نام پر بتوں کے روبرو جانور ذبح کرنا شیوہ کفار ہے ۔ اور مسلمان اسے اختیار نہ کرے گا ۔ مگر اچھا جانکر ۔ کہ اگر اچھا نہ جانتا تو بتوں کے سامنے جانور ذبح کرنے کیوں جاتا اور کہیں ذبح کرتا ۔ اور طریقہ کفار کو مستحسن اور اچھا جان کر کرنا کفر ہے ۔ اگرچہ ذبح بنام خدا ہو ۔ کہ ذبح بنام خدا ذبیحہ کو حلال کرتا ہے اور مسلم کو اسلام پر باقی رکھتا ہے نہ کہ استحسان طرق کفار کو کفر سے نکالتا اور جائز بناتا ہو اور یہاں کفر طریقہ کفار کو مستحسن جان کر کرنے سے عائد ہوتا ہے ۔ نہ بوجہ دیگر اور جو وہ ذبح کرتے وقت خدا کا نام بھی نہ لیتا بت ہی کا نام لیکر ذبح کرتا ۔ تو اس کی وجہ سے کفر عاید ہوتا ۔ اگرچہ بت کے روبرو ذبح نہ کرتا ۔ ہاں اگر بتوں کے روبرو ذبح کرنا مستحسن نہ جانا جائے کسی جبر و اضطرار کے باعث ایسا کیا جائے ۔ تو کفر نہ ہوگا ۔ خزانۃ الروایات میں ہے ۔ واتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسنا فھو کافر مما ذبح علی الاصنام والاوثان والاوزار والآبار والانھار والبحار والبیوت والعیون والاودیۃ فالکل اجو مشرک والکل لحم میتۃ والمرأۃ بائنۃ

مسئلہ مرسلہ محمد یوسف شاہ صاحب از بنارس

زید کچھ فارسی اردو پڑھا ہے ۔ اور عمرو بالکل جاہل ہے اور دونوں وعظ و نصیحت کرتے ۔ جبہ و دستار باندھتے ہیں ۔ ان دونوں میں کس کو اجازت وعظ و نصیحت وجبہ و دستار ہے ؟

الجواب } دونوں میں سے کسی کو وعظ کہنا نہ چاہئے تاوقتیکہ علم تفسیر و حدیث وغیرہ حاصل نہ کریں ۔ اور شرائط وعظ کے جامع نہ بنیں ۔

یاران طریقت کو اطلاع

عالیجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث مدظلہ العالی آگرہ فرخ آباد میرٹھ بریلی ۔ رنگون سے ہوتے ہوئے یکم جنوری ۱۹۲۸ء کو بخیریت امرتسر تشریف لائے اور چار پانچ یوم حضور کا قیام امرتسر میں رہا ۔ رات دن خلقت

سر رکھ کر ہاتھ پہ بیٹھے ہیں بہت غمگین ہم

برادران اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد گذارش ہے کہ الفقیہ کے متعدد پرچوں میں زیر عنوان اطلاع ضروری اخبار ہذا کے متعلق بوجہ قلت اشاعت و عدم توجہی برادران احناف پھر پندرہ روزہ ہونے کا روح فرسا اور دل خراش نوٹس منجانب جناب ایڈیٹر صاحب الفقیہ دیکھا گیا جس کے مطالعہ سے ہاتھ پاؤں شل ہوگئے قلم ہاتھ سے گرا پڑتا ہے ۔ کہ خدا خدا کر کے کسی طرح سے الفقیہ پندرہ روزہ سے ہفتہ وار ہوا تھا ۔ اور ہماری بدقسمتی کی وجہ سے پھر ملک کے گوشہ گوشہ میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے ۔ کہ قلت اشاعت کے باعث اخیر دسمبر تک پھر ہفتہ وار سے پندرہ روزہ ہو جائیگا ۔ غمخواران قوم وملت ! اگر آپ حضرات کی موجودگی میں الفقیہ جیسا معزز اور ہر دلعزیز اپنا خاص مذہبی اخبار ہفتہ وار سے پندرہ روزہ ہوگیا تو گویا دنیا میں ہمارا وجود ہی بیکار رہے ۔ برب کعبہ میں بقول صالح بیان کرتا ہوں کہ زمانہ حاضرہ کی بنا پر آج دنیا میں تبلیغ و اشاعت مذہبی سے بڑھکر اور کوئی دوسرا کام نہیں ہے ۔ مقام غور ہے کہ آج متعدد مخالف اسلام اور مذاہب باطلہ کے اخباروں کی بولتی آوازیں ایسے دور دراز ملکوں اور افریقہ کے جنگلوں اور برلن کے میدانوں میں گونج رہی ہیں ۔ اور گھر میں آپکا واحد اخبار الفقیہ اس کس مپرسی کے عالم میں پڑا ہوا ہے ۔ افسوس ہزار افسوس ۔ اگر مجھے خدا بقدر دولت دیتا تو میں بجز اشاعت مذہبی کے کوئی دوسرا کام ہی نہ کرتا ۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اے علام الغیوب اگر تیرے علم اور ارادے میں میرے لئے ایسا مال مقدر ہو چکا ہو جس میں تیرا اور تیرے مذہب کا حصہ نہ ہو ۔ تو ایسا مال مجھے ہرگز مت دینا ۔

میرے بزرگو ! اٹھو اٹھو ! خدارا ایکمرتبہ ذرا بھرپور کوشش کردو ۔ کہ الفقیہ اگر ہفتہ میں دوبار اور روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتہ وار تو برابر جاری رہے ۔ اور بعض بہی خواہان ملت کی خواہش ہے کہ اخبار الفقیہ کی اشاعت ہفتہ میں دوبار ہو جائے تو بہتر ہے ۔ اور میری دلی تمنا اور آرزو تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالےٰ جل جلالہ جلد از جلد وہ دن دکھلائے کہ الفقیہ روزانہ ہوکر اپنی ضیاباریوں سے چشم عالم کو منور فرماتا رہے ۔ آمین !

میرے محترم بزرگو ! صرف زبانی کوشش کر دینا اور عوام کو توجہ دلا دینا ہے جس میں اپنا کوئی ذاتی خرچ نہیں ۔ ایک ایک دو دو خریدار مستقل مہیا کر دینا کونسی بڑی مشکل کی بات ہے ۔ میں صرف بات ہی نہیں بناتا بلکہ جی جان سے زیادہ الفقیہ کی توسیع اشاعت میں کوشش کرتا رہتا ہوں ۔ چنانچہ میں نے کم و بیش ایکسال کے اندر اندر اس ایک معمولی قصبہ (مئو) میں جو چند نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے ۔ بچمکر بالکل خلاف امید اخبار الفقیہ و رسالہ حنفی کے خریدار مہیا کر دیئے اور آپ حضرات تو ماشاء اللہ بڑے بڑے شہروں میں جہاں لاکھوں کی آبادی ہے قیام پذیر ہیں ۔ بہرکیف اس کی تفصیل بغرض ملاحظہ ناظرین کرام حسب ذیل ہے :-

(۱) جناب شیخ محمد علی صاحب مئوی انسپکٹر ہی ۔
(۲) جناب شیخ محمد عبدالحی صاحب 〃
(۳) 〃 شیخ محمد ابراہیم صاحب 〃
(۴) 〃 شیخ محمد عبدالرحمن صاحب جوہری لالا 〃
(۵) 〃 شیخ محمد عبدالرؤف صاحب 〃
(۶) 〃 محمد ذاکر صاحب 〃
(۷) 〃 شیخ ثناء اللہ صاحب دلال 〃
(۸) 〃 حافظ محمد عصمت اللہ صاحب 〃
(۹) 〃 حاجی محمد اسحاق صاحب دلال 〃
(۱۰) 〃 شیخ محمد عبدالغفار صاحب 〃
(۱۱) 〃 شیخ محمد عبدالحمید صاحب 〃
(۱۲) 〃 شیخ عبدالحکیم صاحب 〃
(۱۳) 〃 حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسہ شارح دارالعلوم 〃
(۱۴) 〃 منشی محمد عبدالرؤف صاحب 〃
(۱۵) 〃 مولانا مولوی محمد ظہیر الحسن صاحب 〃
(۱۶) 〃 شیخ عبدالشکور صاحب 〃
(۱۷) 〃 مولوی محمد خلیل صاحب 〃
(۱۸) 〃 شیخ نجم الدین صاحب 〃
(۱۹) جناب حافظ غلام یحییٰ صاحب 〃
(۲۰) 〃 محمد صادق صاحب بنارسی
(۲۱) 〃 مولانا مولوی محمد حسین صاحب 〃
(۲۲) 〃 مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب 〃
(۲۳) 〃 محمد حنیف صاحب سوداگر کشن گنج ضلع پورنیہ

(۲۴) جناب حافظ لیاقت حسین علی حسین سوداگر بنگال

(۲۵) جناب منشی محمد صدیق صاحب علی گنج سیوان۔

اُن کے علاوہ اور بھی چند لوگ چھوٹ گئے ہیں۔ جن کا نام میرے یہاں باقاعدہ درج نہیں ہے۔ شہادت کے لئے رجسٹر الفقیہ کافی ہے۔

خیر میں بھی دست بستہ جناب ایڈیٹر صاحب الفقیہ کی خدمت مجمع خیر و برکت میں بکمال ادب عرض کرتا ہوں کہ آنجناب ابھی اپنے ارادہ کو چند روز اور ملتوی فرما کر بھی خواہانِ ملت کا کچھ اور انتظار فرما کر اپنے نوٹس کو عملی جامہ پہنائیں۔ والسلام بالاکرام

(خادم الاحناف کمترین خلائق ابو المجاہد احمد علی حنفی نوری اعظمگڈہی)

الفقیہ } میں جناب حضرت قبلہ مولانا مولوی ابو المجاہد احمد علی صاحب مدظلہ العالی کا نہایت ہی مشکور ہوں۔ واقعی اس میں کچھ شک نہیں کہ قبلہ مولانا ممدوح نے علاوہ متذکرہ بالا خریداران کے کافی مالی امداد بھی کی اور اپنی صرفِ خاص سے کتاب "اباطیل وہابیہ" اور "بیزار از ارتداد لولابیین" ایک ہزار چھپوا کر ہر دو کتابوں کم از کم مولانا موصوف کا تین سو سے زاید روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ سب کی سب الفقیہ کی امداد کے لئے دفتر الفقیہ کے حوالے کردیں۔ اب آپ ہی خیال فرماویں کہ اس سے بڑھکر کیا امداد ہوسکتی ہے۔ اور ایسے حضرات بھی الفقیہ کے سلسلۂ خریداری میں تھے۔ اور ہیں۔ جو صرف چار روپیہ سالانہ بھی مذہب کی خاطر قربان کرکے خریدار بنے رہتے یا رہیں۔ تو آج الفقیہ کی خریداری کا نمبر اٹھارہ ہزار تک پہونچا ہوا ہوتا۔ آج الفقیہ کے رجسٹر کے اخیر خریدار کا نمبر ۱۷۹۳ ہے۔ مگر جو بیچ سے خارج ہوگئے ہیں۔ انکو اگر لکھا جاوے تو لکھتے شرم آتی ہے۔ جو خریدار خارج ہوجاتا ہے۔ اس کا نمبر خارج سمجھا جاتا جو خریدار آتا ہے اس کا نمبر نیا ہوتا ہے۔ یہ اس واسطے لکھا ہے کہ ہمارے بعض خریداران کو اپنا نمبر یا بعض خریداران نمبر اخبار سے پڑھکر حیرانی ہوئی کہ الفقیہ کی اشاعت خریداری کا نمبر تو ۱۸۰۰ تک ہوو ے اور ایڈیٹر ایکہزار کے لئے چیخ پکار کرے۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ لہذا عرض کردی گئی ہے کہ جو خریدار خریداری چھوڑ دیتا ہے۔ وہ نمبر بھی خارج سمجھا جاتا ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ بعض حضرات دفتر کو اس طرح بھی نقصان پہونچاتے ہیں وہ یہ کہ باوجود دو دفعہ اطلاع دینے کے اپنی آئندہ سال کی خریداری یا عدم خریداری کا پتہ نہیں دیتے۔ جب وی۔پی۔ جاتا ہے۔ تو نوٹس لیکر جیب ہوجاتے ہیں۔ جو اس روپیہ کی انتظار ڈاکخانہ کرکے واپس کردیتا ہے۔ ہم اس ریمارک کو اپنے حق میں سمجھ کر پیروی کرتے ہیں۔ وہ پھر نوٹس اُسی طرح لے لیتے ہیں۔ حتے کہ کئی دفعہ کے بعد وہ وی۔پی۔ انکاری کردیتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ ہمارے تین آنہ کے نقصان دفعہ اول کے وقت ہی انکار کردیں۔ تو صرف ایکدفعہ ہی ہمارا نقصان ہو۔ بار بار تو وی۔پی۔ نہ کرنا پڑے۔ یہ حضرات ہم کو زیادہ نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ خریداری چھوڑتے چھوڑتے دفتر کا چھ آنہ یا آٹھ آنہ کا نقصان مزید کرجاتے ہیں۔ کاش کہ جو صاحب آئندہ خریداری نہ رکھنا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع پر فوراً اطلاع دیدیں ورنہ پہلی دفعہ کے وی۔پی کو انکاری کردیا کریں تو بہتر ہے افسوس۔ افسوس

(ایڈیٹر)

---

(۲)

مکرم بندہ جناب مینجر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔

بندۂ ہیچمدان اس قابل کہاں کہ آپکو کوئی مشورہ دے۔ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ کیونکہ آپکا مالی نقصان بھی مجھے گوارا نہیں ہے۔ مگر یہ ایک فریاد ہے۔ اگر وہ قبول ہوجائے۔ وھو ہذا:۔

اس شاہد رعنا موسومہ بہ الفقیہ کا اجرا بجائے چار دفعہ کے دو دفعہ کرنا ہم دلدادگان کے لئے بہت شاق گذریگا۔ لہذا التماس ہے۔ کہ اپنے اس ارادے کو اور تھوڑے عرصہ کے لئے ملتوی فرما کر ہمیں مہلت دیں۔ شاید محبانِ الٰہی و مشتاقانِ نبوی کے سینوں میں درد اُٹھ پڑے تو توسیع اشاعت محبوب ترین الفقیہ کی طرف توجہ فرمادیں۔

کُل برادرانِ احناف کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ہم ہندوستان کے کروڑوں حنفیوں کے درمیان میں محض ایک ہی مذہبی اخبار فقیہ ہے۔ اگر اس کی توسیع اشاعت میں مدد نہ کریں تو مقام تعجب ہے۔ دو دو یا تین تین یا کم از کم ایک ایک ہی خریدار سالانہ بنا کر پیارے الفقیہ کو ترقی بخشیں تو کوئی بڑی مشکل بات نہیں ہے۔ امید ہے کہ برادرانِ احناف الفقیہ کو ہرگز ہفتہ وار سے پندرہ روزہ نہیں ہونے دیں گے۔

ناچیز کے پاس اگر مالی طاقت ہو تو علاوہ چندہ کے سالانہ امداد کرے مگر اپنی حالت کو میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ الحمد للہ تعالیٰ علٰے کل حال۔

(محمد یعقوب خلف مولانا محمد ابراہیم خریدار الفقیہ [illegible])

(۳)

مکرمی گرامی جناب حکیم معراج الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اخبار الفقیہ مہینہ میں دو بار ہونے کی آوازیں آرہی ہیں جس کے دیکھنے اور سننے سے فکر ہوتی ہے۔ مہربانی فرماکر ہفتہ وار جاری رکھیں اللہ تعالیٰ خریداران اخبار کو ہدایت فرمائے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے آپ دونوں میاں اور برکت دے علم میں کہ فیض پہونچاتے رہیں علم سے خلائق کو۔

(راقم حاجی سید احمد بن سید امام علی از [illegible])

التماسِ خادمِ شریعت

کیا اچھا ہو اگر کتاب تقویۃ الایمان کی کوئی صاحب برادرانِ احناف سے تردید کرکے شائع کردے تاکہ عوام الناس اور کم علم برادرانِ احناف اس فرقہ باطلہ کے دامِ تزویر سے بچے رہیں۔ امید واثق ہے کہ اس خدمتِ اسلامی کو ضرور کوئی احباب اہل دل منظور فرماکر بذریعہ اخبار ہذا جواب فرماکر خاطر خورسند فرمائیں گے۔ خادم شریعت اس وقت حقیقتِ مذہب وہابیہ مع شاہد اللہ کے ایمان کا فوٹو تیار کر رہا ہے۔ جس میں عقائد و مسائل و حالات فرقہ وہابیہ کے انہیں کی کتابوں سے مع حوالہ کتاب صفحہ و سطر مطبع۔ اس میں درج ہونگے۔ عنقریب یہ کتاب ہدیہ ناظرین ہوگی قیمت جسکی صرف ۸ر ہے۔ اور حقیقت مذہب شیعہ ہر دو جلد شائع ہوچکی ہیں قیمت صرف ۸ر درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں فقط والسلام۔

(الملتمس خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری از میرآباد محلہ ککڑ منڈی)

ایک لاکھ ساٹھ ہزار آغاخانی ہندو مسلمان ہوگئے

اخبار مسلم آؤٹ لک کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ریاست چترال میں قریب قریب ایک لاکھ ساٹھ ہزار مفروضہ غیر مسلم مسلمان ہوگئے۔ یہ لوگ برائے نام آغاخان کے پیرو تھے۔ لیکن ان کے رسم ورواج بالکل غیر مسلم تھے چترال کے تمام آغاخانیوں نے مسلم علماء کی تبلیغ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ حامیان تحریک شدھی ان نومسلموں کو بہکانے کے لئے ریاست چترال دوڑے جارہے ہیں:۔

سپاسنامہ

بحضور لامع النور عالیجناب آنریبل خان بہادر سر میاں محمد شفیع صاحب

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایل ایل ڈی

عالیجاہا!

ہم اس موقعہ پر جبکہ آپ نے ہمارے شہر (امرتسر) کو اپنی رونق افروزی سے عزت بخشی ہے۔ اُن جذبات تشکر و امتنان کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے۔ جو ہمارے دلوں میں آپکے عہد وزارت نے پیدا کردئیے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا صریح ناسپاسی اور کفران ہوگا۔

والاشکوہا! جناب کا عہد وزارت ملک کی تمام جماعتوں کے لئے یکساں طور پر سرمایۂ فوائد وبرکات رہا۔ اور انکی ترقی وبہبودی کے لئے آپکی فرض شناسی اور آپکے اعلےٰ تدبر نے جو جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ انہیں ابدالآباد تک فراموش نہیں ہوسکتے۔ دنیائے صحافت آپکی خاص طور پر شکر گذار ہے۔ کہ پریس ایکٹ کی تنسیخ بھی آپ ہی کے مبارک عہد وزارت کی ایک کبھی نہ مٹنے والی یادگار ہے۔

والاجاہا! آپ اب اپنا عہد وزارت کامیابی کے ساتھ ختم کرکے دوبارہ پبلک زندگی میں تشریف لارہے ہیں۔ اور اس حیثیت میں ہم آپکی خدمت میں دلی خیر مقدم عرض کرتے ہیں آپنے جس خوش اسلوبی سے اپنے جلیل القدر عہد وزارت میں گورنمنٹ اور پبلک دونوں کی خدمات انجام دی ہیں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ اب پبلک زندگی میں ملک کے مہمات مسائل کے سلجھانے میں آپکی ذات گرامی اسی نسبت سے ممد ثابت ہوگی۔

بدقسمتی سے گذشتہ چند برسوں میں ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات بہت کشیدہ ہوگئے ہیں۔ جسکی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں میں فسادات وقوع پذیر ہوئے۔ جن کے نتائج بد کا ہر فہمیدہ ہندوستانی کو افسوس ہے۔

ہمیں کامل توقع ہے کہ ان فسادات کے اثرات ونتائج کے رفع کرنے اور خاصکر ہندو مسلم تعلقات کے استوار بنانے میں جناب والا اپنے خاص اقتدار درسوخ اور تدبر سے کام لیں گے۔

بالآخر ہم بارگاہ مجیب الدعوات میں دست بدعا ہیں۔ کہ آپکا سایہ ہما پایہ تادیر قائم رہے اور جناب کی رہنمائی میں ملک منزل مقصود کے جادۂ قدیم پر گامزن رہے ؎

تو خیر اندیش خلقی بس ہمیں باشد دعائے تو
کہ یارب آنچہ بہر خلق اندیشی ہمان بینی

خادمانِ وطن

محمد عبداللہ منہاس ایڈیٹر مسلم راجپوت۔ فیروز الدین احمد طغرائی ایڈیٹر روزنامہ وکیل۔ عبدالکریم ایڈیٹر روزنامہ سبیل۔ رلیا رام شرما ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک۔ مولا بخش کشتہ ایڈیٹر اتحاد الاسلام۔ عطاء اللہ بن ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث۔ ابوتراب محمد عبدالحق ایڈیٹر اہلسنت والجماعت۔ لکھمی داس کپور ایڈیٹر پنجاب گزٹ۔ محمد یعقوب ہاشمی ایڈیٹر عالمگیر۔ حکیم معراج الدین احمد ایڈیٹر الفقیہ وحنفی۔ غلام محی الدین ایڈیٹر کشمیر۔ شہاب الدین ایڈیٹر بلاغ۔ محمد علی ایڈیٹر القریش۔ لہنا سنگھ اڈیٹر اہلوالیہ۔ لکھا سنگھ سب ایڈیٹر خالصہ سماچار، ممبران پریس ایسوسی ایشن امرتسر

نقشہ پیدائش و اموات امرتسر از ۲۰ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء

پیدائش	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	چوہڑہ
۲۷۸	۹۹	۱۳۶	۳۸	۱	۹

موت	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	چوہڑہ
۲۱۶	۹۶	۹۱	۲۳	۰	۷

پلیگ کیس ۲۔

التقریظات

لبّ المجربات :- اس نام کی ایک کتاب جناب حکیم و ڈاکٹر دلبر حسن خانصاحب بھٹی سند یافتہ ایچ۔ ایم۔ یونیورسٹی پنجاب وایم۔ بی۔ ہومیو پیتھی جماعت اور ڈاکٹری ہومیو کالج آف فزیشنز بنگال سابق معالج خاندان شاہی مہاراجہ والئے بڑودہ مہتمم شاہی مطب پٹیالہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب میں کوئی نسخہ ایسا نہیں درج کیا گیا جسکی دوائیں اوٹ پٹانگ یا ترکیب عمل اور مشکل ہو۔ اس کتاب سے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی طبیب حاذق بن سکتا ہے۔ اس میں بے شمار نسخے ایسے ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں پشتہا پشت سے جاری اور نہایت مجرب ثابت ہوتے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ صفحات ۱۵۶۔ قیمت ۲؎ مجلد ۳؎ معہ محصولڈاک۔ پتہ بالا سے طلب کریں۔

صداقت الاحناف۔ اس کتاب میں حنفی مذہب کی صداقت نہایت پرزور دلائل سے بیان کیگئی نیز حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب بھی مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اسلئے ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھائے نظم پنجابی میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر ایک حنفی کے پاس ہونی لازم ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص غیر مقلدین کے وساوس سے بچ سکتا ہے قیمت ۶؎ اہل اسلام کو جلد خرید کرنا چاہیئے۔ ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ملنے کا پتہ:- مولوی محمد شریف کوٹلی لوہاراں

Rampur

شاندار اسلامی کتب

...کرۃ العلماء والمشائخ — اس میں تقریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے ... چودہویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجلسوں کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے ... کے علاوہ اخیر میں چند نامور عالمہ عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس ... درج ہے۔ قیمت ۱۰/

...سرور کائنات یعنی سوانح عمری آنحضرت رسول مقبول صلعم — مضمون نام سے ظاہر ... قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۹/

قصیدۃ الیوسفیہ ... القادری قصیدۃ الغوثیہ — شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس اللہ سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ عمدہ ۸/

...ل حضوری ... تحفہ نوری — درحقیقت یہ حلیہ شریف اللہ والے اور ذوق شوق والے خدا ترس پرہیز گاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے تا کہ وہ اپنے خورد سال بچوں اور عورتوں کو اسکی تعلیم دیں۔ نہایت مبارک چیز ہے۔ قیمت

...انح اعظم ہر دو حصہ — دنیائے اسلام کے رفیع القدر پیشوا اور عظیم الشان رہبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات مبارکہ کا ... مرقع ہے حصہ اول ۲/ حصہ دوم ۳/

...یۃ الطالبین اور فرقہ حنفیہ — پر ایک نہایت عالمانہ مضمون ہے قیمت ۱/

...ل نماز — جسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری عمر میں پڑھا اور جس پر آج چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے تیس کروڑ حنفی مسلمانوں کا ... ہے۔ قیمت ۱/

...فان ایمان — اہلسنت والجماعت کے مختصر عقائد نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ بچوں اور عورتوں کیلئے ان کا اذبر یاد کرنا ضروری ہے ۱/

...ار العشق مسمی کنز العشق ... شرح رمز العشق — یہ کتاب تصنیف لطیف جامع کمالات صاحب کشف و کرامات سرمایہ شریعت شہباز منار طریقت دغواص بحر حقیقت حضرت غلام قادر ... صاحب قدس سرہ العزیز کی ہے۔ اس میں اسرار وحدت اور کشف و ... ات و منازل طریقت کا حال بخوبی درج ہے۔ کتاب دیکھنے کے قابل ہے ... ت صرف ۱۲/

...میں عیفت — منشی لیکھرام آریہ کے قرآن کی تعلیم کے فرضی اعتراضات پر شاد جی کی قرآن کی حقیقت کا الزامی جواب ہے قیمت ۲/

حدوث مادہ — اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ کے اجزا قدیم اور غیر مخلوق نہیں ہو سکتے۔ اور چند حکماء اور مذاہب کے خیالات کا رد کیا ہے۔ اور اسلام کا عقیدہ اسکی بابت بتلایا ہے۔ قیمت ۳/

احسن البیان فی اباحۃ الدخان — حقہ نوشی کے بیان میں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲/

فیصلہ علم غیب — اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کے متعلق کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے۔ ۲/

وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید — رسالہ مبارکہ در باب جواز مصافحہ و معانقہ بعد نماز عید۔ ۲/

حیات الانبیاء فی انتباہ الاذکیا — مصنفہ علامہ جلال الدین صاحب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ۲/

قصیدہ ضیائیہ فی علم طبیہ — مصنفہ فخر الاطباء مولانا ابو الحسن مولوی حکیم قاضی محمد ضیاء الدین صاحب حنفی قادری چشتی۔ یہ رسالہ بطرز جدید طالبان علم طب و حکمت کے لئے نہایت مفید ہے۔ ۸/

ازالۃ الغنود فی مسئلہ السماع وحدۃ الوجود — مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ متعلقہ مسئلہ سماع وحدۃ الوجود۔ قیمت ۳/

ضروری مسائل رمضان المبارک — روزے کی فضیلت و تاکید اور رمضان شریف کی بزرگی کا قابل دید بیان ۲/

تحقیق المرام فی منع القرأۃ الخلف الامام — مولانا پیر غلام رسول صاحب حنفی قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب ولا جواب تالیف جو منع قرأۃ خلف الامام میں ایک مستند قابل دید کتاب ہے۔ ۱۲/

فیصلہ آسمانی در باب مسیح قادیانی — جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مجددیت و مسیحیت کی نسبت کامل اور فیصلہ کن بیان ہے۔ محمدی بی بی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کے ذریعہ مرزا صاحب کا کذب ثابت ...

بخدمت شریف ... علی خان صاحب

الذکر المحمود فی بیان المولود المسعود — اس میں محفل میلاد کا قرآن و حدیث سے ثبوت و منکرین دیوبندیہ نجدیہ کے اوہام کا دفعیہ ہے۔ ۲/

انوار تیراہی ملقب بہ گلزار نوری — بزرگان تیراہی وجورہ شریف کے حالات قابل دید ۱۰/

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)

ہندوستان بھر میں اہل سنت وجماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۱) رؤسا عظام سے سالانہ چندہ ۶ مے
(۲) عام خریداران سے ۴ مے
(۳) ششماہی ۲ عا
(۴) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے یا وی پی کی اجازت
(۲) بیرنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جسمیں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پورا پتہ درج نہ ہوگا درج اخبار نہ ہونگے
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔
(۷) ہر قسم خط وکتابت جسٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (ایڈیٹر)

جملہ خط وکتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر "الفقیہ" وراعین میگزین امرتسر ہو۔

نمبر (۲)	مطبوعہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء یوم چہار شنبہ	جلد (۸)

فکرِ صحیح

از جناب مولوی محمد حشمت علی صاحب رضا گورکھپوری

جاتے تھے واپس کسی غزوہ سے محبوبِ خدا
راہ میں بیٹھا ہوا اک قافلہ اُن کو ملا

آپنے دریافت فرمایا کہ تم ہو کون لوگ؟
بولے وہ ہم ہیں مسلماں ہم سے راضی ہو خدا

ایک عورت بیٹھی تھی انمیں جو سلگاتی تھی آگ
پاس اُس خاتون کے تھا لاڈلا اُس کا کھڑا

آگ جب سلگا چکی اور خوب روشن کر چکی
اور جب شعلہ برابر آگ سے اُٹھنے لگا

لیکے اُس لڑکے کو وہ حاضر حضوری میں ہوئی
اس نے پوچھا آپ ہیں آپ محبوبِ خدا

بولے آنحضرت کہ بیشک میں رسول اللہ ہوں
لاتے ہیں جبریل میرے پاس پیغام خدا

اُس نے پھر پوچھا کہ بچوں پر ہیں جیسی شفیق
ویسے ہی کیا بندوں کے اوپر مہرباں ہوگا خدا؟

آپنے ارشاد فرمایا کہ ہاں ہوگا ضرور
بولی وہ بندی خدا کی یہ تو ہی بالکل بجا

اپنے لڑکوں کو تو لیکن میں جلاتی ہوں نہیں
اپنے بندوں کو بنائیگا وہ ایندھن آگ کا

آپکی آنکھوں سے یہ سنکر ہوئے آنسو رواں
پھر طبیعت کو سنبھالا اور اُس سے یہ کہا

جس نے اس کی ذات میں شامل کسی کو بھی کیا
بس اسی ظالم کو دیگا وہ جہنم کی سزا۔

سنن ابن ماجہ باب ما یرجی من رحمۃ اللّٰہ

الفقیہ کی اشاعت بڑھانا ہر بہی خواہ ملت حنفیہ کا فرض اولین ہے پنجاب

غیر مقلدین کی فقہ اور

...بیداللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۷)

...مقلدین کی فقہ کا چودھواں مسئلہ

...نزیر کے گوشت کے سوا جو باعث ...ب ہوجاتا ہے ذبح سے پاک ہوجاتا ہے

...یہ مسئلہ نزل الابرار میں وحید الزمان نے ... ہے۔ بنارسی اس کے جواب میں حسب عادت ... ہے کہ یہ بھی فقہ حنفیہ کا مسئلہ ہے افسوس ...سب بنارسی کو فقہ حنفیہ پر نظر نہیں یا نظر ہے ... تعصب کے سبب کتمانِ حق کا مرتکب ہوجاتا ہے ... علیہم الرحمۃ میں اس مسئلہ میں اختلاف ... بعض سمجھتے ہیں کہ غیر ماکول اللحم کا گوشت ...سے پاک ہوجاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں ...اور یہی اصح ہے۔ نور الایضاح اور اس ...رح مراۃ الفلاح اور مواہب الرحمٰن میں ...ہی لکھا ہے۔ اور اسی کو صاحب ہدایہ و ...نے اختیار کیا ہے۔ شیخ عبدالحی لکھنوی ...ہدایہ صفحہ میں اور علامہ ابن ہمام فتح القدیر ...ری جلد اول کے صفحہ ۳۹ میں فرماتے ہیں۔ ...ثیر من المشائخ انہ یطہر جلدہ لا لحمہ و ...صح کما اختارہ الشارحون کصاحب ...یہ والنہایہ وغیرہما لان سورہ نجس ...تر السور نجاسۃ اللحم۔ یعنی شائخ میں ...بتوں نے فرمایا ہے۔ کہ چمڑا تو پاک ہوجاتا ...وشت پاک نہیں ہوتا۔ اور یہی اصح ہے۔ جیسا ...رحین نے پسند کیا ہے مثل صاحب عنایہ و ...وغیرہما کے۔ کیونکہ جوٹھا اس کا پلید ہے اور ... کا پلید ہونا بسبب گوشت کے پلید ہونے ...ہے۔ اور عبدالحی موصوف حاشیہ صفحہ ۲۴ میں ...یں منہم من یقول انہ نجس وھو الصحیح ... یعنی بعض کہتے ہیں کہ گوشت پلید ہے۔

اور ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ علامہ حلبی کبیری شرح منیہ میں صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں۔ والصحیح ان اللحم لا یطہر بالذکاۃ۔ یعنے صحیح ہے کہ گوشت ذبح سے پاک نہیں ہوتا۔ پھر فرماتے ہیں کہ بعض پلید سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر آگے فرمایا۔ ولحمھا نجس فی الصحیح یعنے گوشت اس کا صحیح مذہب میں پلید ہے در مختار صفحہ ۲۴ میں ہے۔ لا یطہر لحمہ علی قول الاکثر ان کان غیر ماکول ھذا اصح ما یفتی بہ یعنے غیر ماکول مذبوح کا گوشت اکثر کے نزدیک پاک نہیں ہوتا اور یہ بہت صحیح ہے اس کا کہ فتوے دیا جائے ساتھ اس کے۔ غایۃ الاوطار میں بحوالہ معراج الدرایہ عدم طہارت قول محققین لکھا ہے۔ بعض فقہاء علیہم الرحمۃ کا اصح اور مفتی بہ قول چھوڑ کر دوسرا قول الزاماً پیش کرنا یہ بنارسی ہی کا کام ہے۔ اس تحقیق سے ثابت ہوگیا کہ حنفی مذہب میں اصح اور مفتے بہ یہی ہے کہ گوشت غیر ماکول اللحم کا ذبح سے پاک نہیں ہوتا اور نزل الابرار میں پاک لکھا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ حنفی مذہب کا مسئلہ نہیں بلکہ تمہارے ہی گھر کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ حیوان مردار تمہارے نزدیک پلید نہیں جیسے کہ ہم صدیق حسن سے مفصل لکھ چکے ہیں۔ تو مذبوح کیسے پلید ہو سکتا ہے۔

غیر مقلدین کی فقہ کا پندرھواں مسئلہ

جس روٹی کے خمیر میں شراب کی میل ڈالی جائے وہ پاک ہے اسکا کھانا حلال ہے

نزل الابرار میں ہے وکذا الخبز الذی تلقے فی عجینہ دردی الخمر طاہر وحلال اکلہ اذلا دلیل علے النجاسۃ الخمر یعنے وہ روٹی جسکے خمیر میں شراب کی میل ڈالی جاتی ہے۔ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے اس لئے کہ خمر کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ بنارسی حسب عادت کہتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کی اصل بھی فقہ حنفیہ ہی ہے۔ (نعوذ باللہ) غریب کو اور کچھ آتا ہی نہیں

بجز اس کے کہ ہر ایک مسئلہ جو وحید الزمان نے اپنے فرقہ کے لئے بطور نزل پیش کیا ہے حنفیوں کے گلے منڈھ دیتا ہے مگر ایسا کذب صریح کب چھپ سکتا ہے۔ دیکھو ہدایہ شریف جلد ۴ صفحہ ۴۹۶ میں صاف لکھا ہے ویکرہ اکل خبز عجن عجینہ بالخمر لقیام اجزاء الخمر فیہ یعنی وہ روٹی جس کا خمیر شراب کے ساتھ گوندھا ہو۔ اس کا کھانا منع ہے۔ اس لئے کہ اسمیں شراب کے اجزا موجود ہیں۔ عبدالحی اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ فھذا الخبز نجس کما لو عجن بالبول یعنے یہ روٹی پلید ہے جیسے کہ بول کے ساتھ آٹا گوندا جائے۔ (تو وہ روٹی پلید ہوتی ہے اور اسکا کھانا حلال نہیں) عالمگیری صفحہ ۱۸ میں ہے واذا عجن الدقیق بالخمر وخبزہ لا یوکل یعنے جو شراب کیساتھ آٹا گوندھ کر روٹی پکائی جائے اس کا کھانا درست نہیں۔ دیکھو کیسا صاف مسئلہ ہے کہ وہ روٹی پلید ہے نہ کھائی جائے۔ پھر بھی متعصب بنارسی اس کو فقہ حنفیہ کا مسئلہ کہتا ہے (نعوذ باللہ من شر الجہل والعناد)

جو مسئلہ اس نے در مختار کے حوالے سے لکھا ہے وہ مسئلہ ہی اور ہے اسکا اور اس کا کوئی تعلق نہیں وہ انقلاب عین کا مسئلہ ہے اور وہ جو گیہوں کا شراب میں گرنا عالمگیری سے نقل کرتا ہے۔ اسمیں صاف تصریح ہے۔ کہ لا توکل قبل الغسل۔ یعنے دھوئے بغیر نہ کھایا جائے مگر بنارسی نے اس جملہ کو نقل نہیں کیا۔ اور جو اس نے نقل کیا ہے۔ اسمیں بھی دھونے کی تصریح ہے۔ اور یہ بھی اُس وقت ہے کہ گیہوں پھولا نہ ہو۔ اگر پھول جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہی نہیں ہوتا۔ در مختار صفحہ ۳۹ میں اسی پر فتوی لکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ حنطۃ طبخت فی خمر لا تطہر ابدا بہ یفتے یعنی گیہوں کہ شراب میں پکایا جائے تو وہ گیہوں پاک ہی نہیں ہوتا۔ اور اسی پر فتوے ہے۔ اور جو عبارت بنارسی نے عالمگیری کے صفحہ ۳۳ سے نقل کی ہے یعنی امرأۃ طبخت الحنطۃ الخ کا شروع یہ پوری عبارت لکھتا تو اسکو مذہب حنفی کا پتہ لگ جاتا۔ اس کے آگے ہے قال ابو حنیفۃ لا یطہر ابدا وعلیہ الفتوی یعنے فرمایا ابو حنیفہؒ نے کہ پاک نہیں ہوتا کبھی اور اسی پر فتوے ہے۔ دیکھو وحید الزمان

ایک شیعہ کی ملعونیاں

کیا کتب احادیث اہلسنۃ انسان کو شیطنت تک پہونچاتی ہیں؟

(از عالیجناب مولانا مولوی ابو المحامد حافظ امام الدین صاحب رام نگری)

۵

کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے چاک گریباں کئے ہوئے

۲۸۔ نومبر ۳۳ء کے الفقیہ میں شیعوں کے متعلق جو مضمون میں نے لکھا تھا۔ اس میں ایک شیعہ کے مضمون "حسبنا کتاب اللہ" کا خصوصیت سے ذکر کیا تھا اور اسکی تردید کا بھی ارادہ ظاہر کیا تھا لیکن افسوس ہے کہ دوسری مصروفیتوں نے ادھر توجہ کرنے کی مہلت نہ دی۔ واقعی امر یہ ہے کہ میں نہایت کثیر الاشغال اور عدیم الفرصت ہوں۔ لیکن ضرورت تھی کہ مسلمانوں کو شیعوں کی ملعونیوں سے آگاہ کیا جائے۔ اور انکی شیطنت کے اندفاع پر آمادہ کیا جائے۔ اور کسی بات کے کہنے کا زیادہ اثر اُس وقت ہوتا ہے جب کہنے والا پہلے خود اس پر عمل کرے۔ اس لئے باوجود کثرت اشغال اور کم فرصتی کے میں نے ضروری سمجھا کہ پہلے خود ہی سلسلہ شروع کردوں۔ شیعوں کی مستعدی مسلمانوں کے لئے بالخصوص پنجاب اور ان سے زیادہ سیالکوٹ کے مسلمانوں کے لئے عبرت آموز ہونی چاہئے۔ کہ میرے اس قدر زور دینے پر ان کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگی۔ اور "درنجف" سیالکوٹ میں میرے مضمون پر مضمون شائع ہوگیا۔

مسلمانو! یا تو تم ہاتھوں سے قلم رکھدو۔ ورنہ بتاؤ کہ شیعوں کی تردید میں تمہارے ہاتھ کیوں متحرک نہیں ہوتے؟ کیا تم نے عہد کرلیا ہے کہ شیعوں کے ہاتھوں اسلام کو ذلیل کراکے رہو گے؟ کیا تم پر تمہارے بھائی بار ہیں جو تم کو ان کی کچھ پرواہ نہیں رہی؟

میں نے اپنے مضمون کے متعلق درنجف کے مضمون کو نہیں پڑھا۔ ۱۴۔ دسمبر ۳۳ء کے الفقیہ کے ساتھ الفقیہ کے مدیر محترم کا جو گرامی نامہ موصول ہوا ہے اس سے یہ اطلاع ملی ہے جس تہمت سے "درنجف" نے میرے مضمون پر مضمون لکھا ہے اس حوصلہ سے اس مضمون والے پرچہ کی ایک کاپی میرے نام بھیجی تھی۔ اگر مفت نہ بھیجے تو وی پی کے ذریعہ بھیجدے اور آئندہ بھی جس پرچہ میں میرے متعلق کچھ لکھے بھیجدیا کرے۔ میں وصول کرلیا کروں گا۔ بہرحال "درنجف" دیکھا جائیگا تو اس کے مضمون پر بھی انشاء اللہ لکھا جائیگا اس وقت "حسبنا کتاب اللہ" کا رد شروع کرتا ہوں

التسعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ۔

"حسبنا کتاب اللہ" کا لکھنے والا کوئی عورت صفت شیعہ ہے۔ جس کی غیرت نسوانی نے گوارا نہیں کیا کہ مردوں کی نظروں سے اس کا نام گذرے چنانچہ اس نے اپنے نام کے بجائے "ع۔ ح۔ صدالافاضل" لکھا ہے۔ اسی عورت صفت شیعہ نے اصلاح کے تقریباً سولہ صفحوں میں یہ لکھا ہے کہ کوئی شخص نہ صرف قرآن مجید پر عمل کرکے پورا مسلمان ہوسکتا ہے نہ صرف احادیث پر۔ دونوں پر عمل کرنیوالا پورا مسلمان ہوسکتا ہے۔ یہاں تک جس حد تک نفس مسئلہ کا تعلق ہے اس نے درست لکھا ہے۔ لیکن اس کے بعد وہ انسانیت کا جامہ اتار پھینکتا ہے۔ اور ایک ہولناک شیطان کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اور اپنی ملعونیت و شیطنت کے کرشمے دکھانے کے لئے فرقہ اہلقرآن کو پردہ بناتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ:۔

"مگر یہاں اہلقرآن کا یہ عذر بیان کردینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا جو بڑا فرقہ احادیث جناب رسالت مآب صلعم پر عامل اور ان کا پیرو ہے۔ اور جو اہل سنت والجماعت کے نام سے مشہور ہے۔ اس فرقہ کی سب سے بڑی اور مستند دینی کتاب صحیح بخاری میں ایسی حدیثیں مذکور ہیں۔ جو یقیناً تعلیم و حکمت (قرآن و حدیث) کی ضد ہیں کیونکہ جب حکمت سے مراد آنحضرت صلعم کے وہ اقوال و ارشادات لئے گئے ہیں۔ جن کے مکارم اخلاق کی تکمیل ہو۔ انسان صفات حسنہ سے متصف ہو اسکی بری عادتیں ترک ہوں۔ اس کے خصائص ذمیمہ زائل ہوں۔ تو پھر وہ احادیث اور اقوال و ارشادات کیونکر قبول کئے جاسکتے۔ جو صحیح بخاری اور دیگر صحاح ستہ میں مذکور ہیں۔ اور بیان کئے جاتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بجائے مکارم اخلاق کی تکمیل کرنے کے فرشتہ خصلت انسانوں کو شیطان مجسم بنادینے کا مادہ رکھتی ہیں مثلاً رسالہ اشاعت القرآن لاہور اپنے ٹائٹل پیج پر برابر لکھا کرتا ہے "قرآنی اور روائتی اسلام کا مقابلہ" ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یتبع غیر الاسلام دینا یعنے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مذہب اسلام قرآنی احکام کی ہی تعلیم ہے اور اس کے علاوہ خسارہ دین ہے من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان سرق وان زنی وان شرب الخمر (بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۵) یعنے جو مرجائے اور شرک نہ کرے وہ جنتی ہے۔ اگرچہ چوری اور زنا کرے اور شراب پیتا رہے معاذ اللہ اور ایڈیٹر رسالہ مذکور کی غرض اس تقابل سے غالباً یہ دکھانا ہے کہ جب احادیث جناب رسالت مآب صلعم کی تعلیم یہ ہے کہ انسان خدا کو ایک سمجھکر نماز ترک کرے روزہ چھوڑدے حج سے منہ موڑدے زکوٰۃ سے باز رہے بلکہ شراب پیئے۔ چوری کرے زنا کرے جب بھی وہ بہشت میں چلا جائیگا۔ تو پھر دنیا میں کوئی شخص اچھے اعمال کیوں کرے گا۔ صرف خدا کو ایک مان کر جسقدر فتنہ و فساد دنیا میں چاہے پھیلاتا رہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہا کرے۔ اُسے خوف کس امر کا ہے جس طرح صالحین متقین اور اولیا و انبیاء جنت میں جائیں گے۔ اسی طرح ماں بہن سے زنا کرنیوالے

۱؎ یہاں دو باتوں پر توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ بعض لوگوں کو میرا لہجہ سخت معلوم ہوگا۔ ان کو چاہئے کہ ذرا شیعی مضمون نگار کے لہجہ کو ملاحظہ فرمائیں دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ اس بحث کو ناپسند فرمائیں گے لیکن وہ دیکھیں کہ آیا یہ باتیں قابل برداشت ہیں؟ میں خود اس وقت مسلمانوں کے باہمی بحث و مباحثہ کو ناپسند کرتا ہوں لیکن آریہ اور عیسائی وغیرہ بھی کیا اس سے کچھ زیادہ لکھ سکتے ہیں جو اس دشمن اسلام شیعہ نے لکھا ہے۔ کاش ناظرین شیعہ مضمون نگار کے مضمون کو تمام و کمال دیکھتے تو انکی

بیٹے سے لواطت کرنیوالا چوری ڈاکہ قتل و غارت کرنے
بھی نہیں نیکو کاروں کے طرح بہشت میں چلا جائیگا۔
نیک و بد انجام میں برابر ہوں گے لہذا ایسے اسلام
ترک کردو جو بجائے مکارم اخلاق کی تکمیل کرنے
انسان کو انسانیت سے علیحدہ کر کے شیطنت بلکہ
بہیمیت تک پہونچا دے۔ تو اس فرقہ کا یہ عذر واقعی
ہے۔ اور صحیح بخاری کی حدیث احادیث نبوی سے
پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہے وہ یقیناً عرض بعثت
انک لعلیٰ خلق عظیم کے خلاف ہے۔
مجھے اس وقت فرقۃ القرآن سے واسطہ نہیں۔ نہ
سے واسطہ ہے کہ ان کا عذر معقول ہے۔ یا غیر معقول
سنگ۔ زد برادر شغال یعنی نقاب پوش شیعہ سے
دعوے کرتا ہے کہ اہل سنت کی کتب احادیث میں جو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہیں وہ
مکارم اخلاق کی تکمیل کرنے کے فرشتہ خصلت
انوں کو شیطان مجسم بنا دینے کا مادہ رکھتی ہیں جو
دعوے کے ثبوت میں حدیث من مات لا یشرک
شیئاً الخ پیش کرتا ہے جو اپنے برادران عزیز
ان کے عذر کو "صحیح" کہتا ہے۔ اس سے پوچھتا ہوں
اس حدیث شریف میں تجھے کیا قباحت نظر آئی۔
ایسی یا وہ گوئی کی جسارت ہوئی۔ اگر تجھے اس
پر اس حدیث شریف سے وحشت ہوتی ہے اور
نظر آتا ہے۔ کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص
خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔ یا شراب
وہ جنت میں جائے گا تو میں تجھ سے پوچھتا ہوں
تو اس کو قبول کرتا اور مانتا ہے۔ کہ تیرے دینی
دنیاوی بزرگوں اور عزیزوں اور ہم مذہبوں میں سے
نے اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں۔ پڑوسیوں
اول۔ اہل شہر اپنے آقا کے گھروں۔ ماتم کی
شادی کی تقریبوں، غرض کسی موقع اور کسی
میں کبھی کوئی چیز چرائی ہو گی۔ یا آئندہ چرالے
ابدی جہنمی ہے؟ کیا تو اس کو قبول کرتا اور
ہے؟ کہ اگر تیرے دینی اور دنیوی بزرگوں، عزیزوں
داروں۔ دوستوں ہم مذہبوں میں سے کسی نے
کے قابو میں ہو کر جوانی دیوانی کے پنجہ میں
گھر کی لونڈی باندی۔ یا محلہ اور ہمسایہ یا کسی
عورت سے زنا کر بیٹھا ہو یا آئندہ کر بیٹھے۔

تو وہ قطعی اور ابدی جہنمی ہوگا؟ کیا تو اس کو تسلیم کرتا
اور مانتا ہے کہ اگر تیرا کوئی دینی و دنیاوی بزرگ
یا عزیز یا رشتہ دار یا ہم مذہب نفس کے پھیر میں
پڑ کر بری صحبتوں میں مبتلا ہو کر یا انگریزوں کی
دعوت میں شرکت کا فخر حاصل کرنے کی غرض سے
شراب پی گیا ہو۔ یا آئندہ پی لے تو وہ قطعی اور
ابدی جہنمی ہوگا؟ میں منتظر ہوں کہ تو ان سوالوں
کا جواب ہاں یا نہ میں دے۔ لیکن اگر تو "ہاں"
میں جواب دے تو میں تجھے ابھی سے دل کھول کر
جہنم کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اس لئے کہ اول تو
شیعہ ہیں بھی تھوڑے۔ اور میرے عقیدہ میں سب
جہنمی۔ لیکن اگر تو نے میرے سوالوں کا جواب اثبات
میں دیا۔ اور شیعوں کے عقیدہ کے مطابق دیا تو
خود شیعوں کے عقیدہ کے مطابق فیصدی دس
شیعہ بھی جنت کے قابل نہیں ٹھہرتے۔ کیونکہ اس
دور شر و فتن میں بہت کم شیعہ ہوں گے جو چوری
و زنا و شراب میں سے کسی نہ کسی میں یا تین سے
دو میں یا تینوں کے تینوں میں نہ مبتلا ہوں۔
اس لئے کہ چوری کچھ اسی کو تو نہیں کہتے کہ دن
دہاڑے ڈاکے ڈالیں۔ محلوں اور شہروں
کو لوٹ لیں۔ گرفتار ہوں جیل خانے اور کالے
پانی بھیجے جائیں۔ جب ہی چوری چوری کہلائے
اور آنکھ بچا کر کسی کی کوئی چیز ہڑپ کرلیں۔ اور
مالک کو خبر نہ ہو۔ تھانہ پولیس اور جیل سے بچ
جائیں۔ تو وہ چوری نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو
معلوم ہو جائیگا جس سے معاملہ ہے۔ یعلم ما بین
ایدیھم وما خلفھم۔

اسیطرح زنا بھی وہی نہیں جو کسی عصمت مآب
کی زبردستی عصمت دری کی جائے۔ اور جس پر
عدالت سات پانچ برس کو بھیجدے بلکہ وہ بھی
زنا ہے کہ جو لونڈیوں۔ بدچلن یا نا تجربہ کار عورتوں
یا بازاری طوائفوں کی معرفت چوری چھپے ہو۔ اور
خدا سے وہ پوشیدہ بھی نہیں رہ سکتا۔ واللہ
اعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور۔

علیٰ ہذا شراب خوری بھی جسطرح ہو شرابخوری
ہی ہے۔

اور اگر تو یہ دعوے کرے کہ تمام شیعہ چوری
زنا اور شراب سے قطعاً بری ہیں۔ تو میں کہونگا
لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیونکہ میں خود ایسے
شیعوں کو جانتا ہوں۔ اور ہر وہ شخص جانتا ہوگا۔
جس کے ہاں شیعوں کی ناپاک بستی ہوگی۔ اور ان
تین چیزوں میں "زنا" ایک ایسی چیز ہے جس سے
معمولی شیعہ تو کیا شیعوں کے بڑے سے بڑے
پیشوا اور مجتہد کا محفوظ رہنا ذہن میں نہیں آتا کیونکہ
زنا شیعوں کے ہاں نہ صرف جائز ہے بلکہ بہت
بڑے ثواب کا کام ہے۔ جس سے امید نہیں کہ کوئی
شیعہ محروم رہنا گوارا کرتا ہو۔ خصوصاً مجتہد اور پیشوا
اجر و ثواب اور مدارج و مراتب کا حریص۔

یہاں مجھے ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک جاہل عابد
تھا۔ اس کے ہاں شب میں شیطان گیا۔ اور دروازہ
پر کھڑا ہوکر آواز دینا شروع کیا۔ عابد نے پوچھا
کون؟ کہا جبرئیل ہوں۔ آج آپکی شب معراج ہے
براق لیکر حاضر ہوا ہوں۔ عابد صاحب نے یہ مژدہ
جانفزا سنکر فوراً غسل کیا۔ اور کپڑے بدلکر
برآمد ہوئے۔ شیطان نے پہلے ان کی آنکھوں پر
پٹی باندھی اور بعد میں گدھے پر سوار کرا کے پیچھیں
ادھر ادھر پھراتا رہا۔ صبح ہوتے ہوتے ایک چوراہی
پر چھوڑ کر چلا گیا۔ اب جو لوگوں کی آمد و رفت شروع
ہوئی۔ تو لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ اس ہیئت
سے کہاں کا عزم ہے؟ فرمایا عرش پر جا رہا ہوں
خدا نے طلب فرمایا ہے۔ لوگوں نے سمجھا پاگل ہوگیا
ہے۔ ہنسکر کہا تو گدھے پر چڑھکر؟ بگڑ کر کہا بڑے
گستاخ ہو۔ براق کو گدھا بناتے ہو۔ براق ہے
براق خود حضرت جبرئیل لیکر آئے تھے۔

یہی حال شیعوں کا ہے۔ ہنگامی ضرورت سے
متعہ جائز ہوا۔ اور پھر ناجائز کردیا گیا۔ مگر شیطان
نے شیعوں کے کان میں ایسی منتر پھونکدی کہ آجتک
متعہ کے نام سے زنا کو حلال کئے ہوئے ہیں۔ اور
اس کی فضیلتیں بیان کرتے کرتے بڑھتے ہوئے جاتے
ہیں۔ صدر الافاضل صاحب بتائیں! ایسے زناکار
کا ایک متنفس بھی جنت میں جا سکتا ہے؟ اس
سلسلہ میں ایک بات اور قابل اظہار ہے۔ وہ
یہ کہ اگر شیعوں کے عقیدہ میں سارق۔ زانی اور

شرابی دائمی جہنم کا مستوجب ہے تو ان کی طرح اور
جو کبائر ہیں گے مثلاً قماربازی وغیرہ تو اس کا عامل
بھی ابدی اور دائمی جہنمی ہوگا تو پس اگر کوئی شیعہ
بفرض محال سرقہ۔ زنا اور شراب سے بچا ہوگا۔ تو
کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی کبیرہ کا ضروری ہی مرتکب ہوا ہوگا
یہ تو شیعوں کا بھی عقیدہ نہیں ہے۔ کہ ائمہ کے علاوہ
ان کے نام نہاد شیعہ بھی معصوم ہیں پس شیعہ کسی طرح
دائمی و ابدی جہنم سے نہیں بچ سکتے۔

اب میں عورت صفت شیعہ سے پوچھتا ہوں کہ
حدیث شریف زیر بحث سے یہ کہاں ظاہر ہوتا ہے
کہ صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کا تارک۔ سرقہ۔ زنا۔
مے نوشی کا عامل صالحین ومتقین اور اولیاءؑ و انبیاءؑ
کی طرح جنت میں چلا جائے گا۔ اور ماں بہن سے
زنا کرنے والے اور بھائی بیٹے سے واطہ کرنیوالے
چور۔ ڈاکو۔ قتل کرنے والے نیکوکاروں کیطرح
جنت میں جائینگے۔ اور نیک و بد انجام میں برابر ہونگے؟
چوروں۔ زانیوں۔ شرابیوں۔ صوم وصلوٰۃ اور
حج وزکوٰۃ کے تارکوں کو کیا محض اتنے سے کہ
من مات لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنۃ
وان سرق وان زنی وان شرب الخمر۔ لیکن
محض اسی سے کہ مشرک نہیں مرا خواہ سرقہ۔ زنا
اور مے خواری کا مرتکب ہوا ہو۔ تو جنت میں جائیگا؟
اگر اسی بنا پر عورت صفت شیعہ نے سُنیوں کو
کوسا ہے تو بے شبہ عورتوں کیطرح وہ ناقص
العقل یا پھر عورتوں کی طرح مکار بھی ہے۔
جو دانستہ دنیا کو سنیوں سے بدظن کرنا چاہتا
ہے ان کیدکن عظیم۔ بھلا اس دشمن عقل
سے کوئی پوچھے۔ کہ کیا اس حدیث کے یہ معنے
نہیں ہو سکتے۔ کہ اگر ایک شخص شرک پر نہیں
مرا ہے توحید پر مرا ہے تو اگرچہ اس نے چوری
کی ہو۔ زنا کا مرتکب ہوا ہو۔ شراب خواری کی ہو۔
لیکن وہ ابدی اور دائمی جہنمی نہ ہوگا۔ بلکہ بالآخر
اپنے برے اعمال کی سزا بھگت کر پھر جنت میں
داخل ہوگا ہمیشہ ہمیشہ جنت سے محروم نہ رہیگا۔؟
اور اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ تو
کیا مدتوں دوزخ بھگت کر چوروں۔ زانیوں اور
شرابیوں کا جنت میں جانا اور انبیا اور اولیاء کا
اعزاز واحترام کے ساتھ جنت میں اسطرح جانا
کہ دوزخ کی ہوا سے بھی محفوظ رہنا بلکہ بیشمار
دوزخیوں کو اپنی شفاعت سے جنت میں لیجانا دونوں
برابر ہوا؟ حدیث شریف زیر بحث کا یہی مطلب ہے۔
اور سُنی اس کے قائل ہیں کہ موحد مسلمان دائمی
جہنمی نہیں ہیں۔ لیکن وہ اس بناء پر اعمال سیئہ
پر دلیر نہیں۔ کیونکہ وہ دوزخ کے نام سے بھی
لرزتے ہیں۔ اور کبھی اس کا حوصلہ نہیں کرتے کہ
کہ آخر تو جنت ملیگی ہی۔ لاؤ چوری۔ زنا اور شراب خوری
کرلو۔ کیا ہوا اگر کروڑ دو کروڑ سال دوزخ میں
رہنا پڑے۔ کیونکہ سُنیوں کی کتب احادیث
عذابہائے دوزخ کی تفاصیل سے لبریز ہیں۔ وہ
کبھی ایک منٹ کے لئے دوزخ میں جانے کا
حوصلہ نہیں کرسکتے۔ ہاں نفس امارہ کے پھیر
میں پڑ کر کوئی سُنی کچھ کرے تو میں اسکی
نسبت کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن حدیث شریف زیر
بحث کی بنا پر کبھی کوئی سُنی یا دوسرا عقلمند
کوئی گناہ نہیں کر سکتا۔

اب اگر صدر الافاضل صاحب اور اُن کے
ہم مذہب اس بات پر اور اس حدیث کی بنا پر
اسلام کو مکارم اخلاق کی تکمیل کے بجائے انسان
انسانیت سے علیحدہ کرکے شیطنت بلکہ حیوانیت
تک پہونچانیوالا سمجھیں۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ اس
آیہ شریف کی نسبت کیا کہو گے؟ قال اللہ تعالیٰ
فی القرآن المجید ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ یعنی خداوند
قدوس فرماتا ہے کہ اللہ اس گناہ کو نہ بخشیگا کہ
اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور اس کے
سوا جس گناہ کو چاہے گا بخش دیگا۔"

جس نقطۂ نظر سے شیعہ مضمون نگار نے حدیث
شریف زیر بحث پر اعتراض کیا ہے اس نقطۂ
نظر سے اس آیہ شریفہ پر اس کو اور سخت اعتراض
کرنا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں تو بصورت
موحد مرنے کے تین ہی گناہوں کے وقوع کی
صورت میں دخول جنت کی خبر دیگئی ہے۔ جس میں
یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ موحد مرنے والا اپنے گناہوں
کی سزا بھگتنے کے بغیر ہی جنت میں داخل ہوجائیگا
بلکہ مطلق دخول جنت کی خبر دیگئی ہے۔ جس میں یہ
سمجھنے کی پوری گنجائش ہے۔ کہ موحد مرنے والا
سارق زانی اور مے خوار دائمی جہنمی نہ ہوگا۔
بلکہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر جنت میں داخل
ہوگا۔ لیکن آیہ شریفہ تو تین گناہوں کی قید
بھی نہیں لگاتی۔ اور علاوہ ازیں اس سے صریح
طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر سراپا
گنہگار کو بھی چاہے گا تو بخشدیگا۔ بشرطیکہ وہ
مشرک نہ ہو۔ اہلقرآن کو بھی اس آیہ شریفہ
سے ہدایت حاصل کرنی چاہئیے لیکن عورت
صفت شیعہ مضمون نگار سے تو میں پوچھتا ہوں
کہ کہو اس آیہ کریمہ کی نسبت کیا کہتے ہو؟ کیا اس
پر بھی وہی ریمارک کرو گے؟ جو حدیث شریف
پر کر چکے ہو۔ میاں صدر الافاضل صاحب!
کہدو کہ ہاں۔ اس لئے کہ قرآن شریف بھی
تو سُنیوں کے بزرگوں کا جمع کردہ ہے۔ جب
سُنیوں کو متہم ہی کرنا ہے تو کوئی کسر کیوں اٹھا
رکھو۔ حدیث شریف پر معاندانہ حملے کرکے اپنے
ایمان کا گلا تو کاٹ چکے ہو۔ اگر گلو باقی ہے تو
وہ بھی الگ ہو جائے۔ دیکھو تمہارا ایمان فرمادی
ہے۔ ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہے اگر گلو باقی

مجھے یہاں پر ایک اور آیہ شریفہ یاد آئی فالحمد للہ
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید قُلْ یٰعِبَادِیَ
الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ قرآن
پاک میں فرماتا ہے "کہدے اے میرے بندو جنہوں
نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت
سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیع گناہوں
کو بخشتا ہے۔ وہی غفور الرحیم ہے۔"

شیعوں کے نقطۂ نظر اور عقیدہ سے حدیث
شریف زیر بحث سے پہلی آیت شریفہ زیادہ
قابل اعتراض ٹھیرتی ہے۔ اور پہلی آیۃ شریفہ
سے یہ دوسری آیت شریفہ اس لئے کہ اس آیۃ
شریفہ میں تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ میرے

گنہگار بندوں کو میری رحمت سے ناامید ہونے سے منع کر دو۔ اور کہدو کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور وہ غفور الرحیم ہے۔ یعنی وہ صرف معمولی طور پر گنہگاروں کو اپنی رحمت سے ناامید ہونے کی ممانعت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی تسکین و تسلی کے لئے عادت و صفت کو بھی بیان فرماتا ہے۔

میں نے ۲۸۔ نومبر ۲۳ء کے الفقیہ میں شیعوں کو اسلام کا بدترین دشمن لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ شیعہ قرآن پاک کو اس لئے اپنی دینی کتاب کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا اعتبار اٹھ جائے۔ آج بفضلہ اسکو ثابت کئے دیتا ہوں۔

(۱) حسبنا کتاب اللہ کے لکھنے والے مضمون کے ابتدائی دو صفحوں میں ثابت کیا ہے کہ اسلام قرآن و حدیث دونوں کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور اس سلسلہ میں اس نے اہلقرآن کو محض قرآن کو اختیار کرنے اور اہلحدیث کو محض حدیث کو اختیار کرنے سے ناقص کر کے علیحدہ کر دیا۔ اب بچے سُنی اور شیعہ۔ سُنیوں کی کتب احادیث کو جو صحاح ستہ کہلاتی ہیں۔ ایسی حدیثوں کا مجموعہ کہدیا۔ جو مکارم اخلاق کی تکمیل کے بجائے شیطنت و حیوانیت تک پہونچانیوالی ہیں۔ لہذا وہ احادیث رسول نہیں تو اسطرح سُنی بھی گئے۔ صرف سُنی حنفی نہیں بلکہ وہ سب سُنی جو صحاح ستہ سے وابستہ ہیں۔ اب صرف شیعہ بچے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شیعہ کیا کرتے ہیں؟ شیعہ قرآن پاک کی تعلیم و ارشاد پر ناپاک حملہ کرتے ہیں۔ معاذ اللہ اس کی تعلیم و ارشاد میں بجائے مکارم اخلاق کی تکمیل کرنے کے فرشتہ خصلت انسان کو شیطان مجسم بنا دینے کا مادہ بتاتے ہیں اس کی پاک تعلیم کو مکارم اخلاق کی تکمیل کی بجائے شیطنت و حیوانیت تک پہونچانیوالی کہتے ہیں۔ لے دے کے شیعہ مسلمان رہ گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی تعلیم کی نسبت ایسا کہتے ہیں تو بتائیے اسلام کہاں رہا؟ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور شیعوں سے بدترین دشمن اسلام کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے اول تمام مسلمانوں کو نامسلمان کر کے علیحدہ کر دیا۔ اور جب تنہا رہ گئے تو اسلام کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اس لئے میں نے ان کو بدترین دشمن اسلام لکھا ہے۔

(۲) ایک شخص اگر کافر ہے، بے دین ہے، اور وہ قرآن پاک کی تعلیم کے خلاف دریدہ دہنی سے کام لیتا ہے۔ تو دنیا کو سمجھنے کا موقع رہتا ہے۔ کہ یہ مخالف ہے اور مخالف کی باتیں مخالفانہ ہوتی ہی ہیں۔ لیکن اگر ایک شخص قرآن کا پیرو اور قرآن کا ماننے والا بنکر اس کی تعلیم پر اعتراض کرے تو دنیا کو اس کے نہ ماننے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اس لئے شیعہ باوجود قرآن پاک کے مخالف ہونے کے اس کے پیرو بنتے ہیں۔ اور پیرو بنکر اس کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں تاکہ قرآن پاک کا اعتبار اٹھ جائے۔ آپ بار بار حسبنا کتاب اللہ کے لکھنے والے کی عبارت کو پڑھیے اور دیکھیے۔ کہ حدیث اعتراض کرنے کے حیلہ سے اس نے قرآنی تعلیم و ارشاد پر اعتراض کیا ہے یا نہیں۔ یا کم از کم یہ کہ اس نے حدیث شریف پر جو وار کیا ہے اس سے زیادہ آیات قرآنیہ پر ہوتا ہے یا نہیں؟ ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے۔ تو یہ بلا واسطہ اور علانیہ نہیں۔ تو بالواسطہ اور در پردہ قرآن پاک ہی کی مخالفت ہوئی۔

اجی حضرت ابو الفضول صاحب! اے لاحول ولا قوۃ۔ صدر الافاضل صاحب! بقول خود ایسے اسلام ہی کو ترک کر دو۔ جو بجائے مکارم اخلاق کے تکمیل کرنے کے انسان کو انسانیت سے علیحدہ کر کے شیطنت بلکہ حیوانیت تک پہونچائے۔ کیونکہ جو حدیث کی حالت وہ قرآن کی حالت۔

رہا باون گز والا قرآن وہ امام غائب صاحب کے ساتھ غائب یا منظر العجائب۔ اس وقت چلتے پھرتے نظر آؤ۔ جب امام غائب صاحب ظاہر ہوں گے تو جیسا مرقع دیکھنا کرنا۔ مجھے تو امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔ کہ تم ایسوں کو حضرت امام علیہ السلام کی حضوری ہرگز نصیب نہوگی۔ اور تم لوگ انکی غیبت ہی میں دجال کے تنکا ہو جاؤ گے۔ اسی لئے تمہارا وجود باقی ہے۔ ورنہ کبھی کے جاء الحق و زھق الباطل کے مصداق ہو گئے۔

دیکھیے یہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ تمہاری بات پر کہا ہے۔ ورنہ میں تم کو نہایت دلسوزی سے سمجھاتا ہوں۔ کہ اسلام کو نہ چھوڑو بلکہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے مطابق اسلام کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ آخر اسلام کو جس کی شان ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔ کیا تم نے رب ذو الجلال کا یہ عظیم الشان اعلان نہیں سنا یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن۔

صدر الافاضل صاحب! آپکی سمجھ پر بے حد افسوس اور بے انتہا حیرت ہے۔ نہیں معلوم کس بیوقوف نے آپکو صدر الافاضل بنا دیا۔ بلا سمجھے بوجھے ایک درست حدیث شریف پر آپکا جذبۂ انسانیت و شرافت آپکو اس قدر برانگیختہ کرتا ہے۔ کہ آپ اسلام کا حلقہ اتار کر بھاگے جاتے ہیں لیکن ان حدیثوں کو دیکھکر آپکے جذبۂ انسانیت و شرافت میں کبھی جنبش پیدا نہ ہوئی جو متعہ کے بیان میں کتب شیعہ میں بکثرت موجود ہیں۔ اور آپکو اس مذہب کی لعنتوں سے چھوٹنے کا کبھی خیال پیدا نہیں ہوا۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اگر تمہاری عقل پر ایسے ہی پتھر پڑے ہیں تو بریں عقل و دانش بباید گریست لا۔ لیکن تمہیں کم از کم اتنا تو سمجھنا چاہیے تھا۔ کہ شیشہ کے کمرہ میں بیٹھکر آہنی قلعہ پر پتھر پھینکنا اپنی تباہی کا سامان فراہم کرنا ہے۔

عورت صفت شیعہ علیا علیہ کے بقیہ مضمون کی انشاء اللہ پھر حقیقت ظاہر کی جائے گی۔ در نجف سیالکوٹ کو چاہیے کہ اس مضمون کا جواب لکھے لیکن حدیث من مات لا یشرک باللہ شیئا الخ کی بحث کو ملحوظ رکھکر۔ اور جس نمبر میں جواب لکھے اس کی ایک کاپی میرے پاس ضرور بھیجے۔ تاکہ صدر الافاضل صاحب کی طرح میں اس کی بھی کچھ خدمت کر سکوں۔

میرا پتہ یہ ہے:۔ (ابو محمد امام الدین رام نگر بنارس سٹیٹ)

اطلاع | خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اناجیل مروّجہ اربعہ

اور

واقعۂ صلیب!

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ خاتم النبیین وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

مسیحی عقیدہ

(۱) قسیس جان قلندر مشنری سی۔ ایم۔ ایس اپنی کتاب "مسیحیت والاسلام" (مطبوعہ ۱۹۰۲ء میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ) کے باب ہشتم میں لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ کفارہ مسیحی دین کی جان ہے۔ اس پر سارے مومنین کا ایمان ہے مغفرت کا یہی انتظام اور الٰہی سامان ہے۔ (صہ ۱۵۳) خداوند مسیح کی سماجی چار حواریوں نے تحریر کی ہے اور چاروں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح مصلوب ہوا۔ چاروں اس کا ذکر کرتے ہیں"۔ (صہ ۱۵۶ و صہ ۱۵۵)

(۲) ایڈیٹر اخبار "نور افشاں" اپنے اخبار مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۰ء کے صہ ۳ پر لکھتے ہیں:۔

"مسیحی دنیا کی تمام عمارت صرف اس بات پر ہی قائم ہے کہ اس کا بانی ان کے لئے قربان ہوا۔ اور اب اس کے بدلے وہ نجات اور تمام نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر یہ خاص بات ہی ثابت نہ ہو۔ تو تمام عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ ایک بنیادی بات ہے۔ جس پر تمام روحانی برکتوں کا دار و مدار سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے خداوند یسوع کی موت کا ایسا مفصل اور مکمل بیان نہ صرف ایک انجیل نویس بلکہ چاروں انجیل نویسوں کا بیان متفقہ موجود ہے"۔

(۳) پادری فانڈر صاحب "طریق الحیات" (مطبوعہ ۱۸۷۵ء مطبع امریکن مشن لودہانہ) کے صہ ۱۱ پر لکھتے ہیں:۔

"مسیح نے اپنی بے انتہا محبت سے گنہگاروں کی سزا اپنے اوپر قبول کرکے ان کے بدلے بیشمار سختیاں کھینچیں۔ اور یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب پر چڑھایا گیا اور بے حد و اندازہ رنج و مصیبت کے ساتھ صلیب پر ہی مرگیا۔ اور گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن قبر سے جی اٹھا اس کے چالیس دن بعد اپنے شاگردوں کے سامنے آسمان پر چڑھ گیا۔ چنانچہ یہ گذارشات متی اور لوقا اور یوحنا کے اخیر بابوں اور اعمال کے پہلے باب میں مفصل مرقوم و بیان ہوئی ہیں"۔

نتیجہ یہ نکلا کہ مسیحی دین کی جان مسئلہ کفارہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ یسوع مسیح (۱) یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب پر چڑھایا گیا۔ (۲) صلیب پر ہی مرگیا۔ اور گاڑا گیا۔ بعد اس کے (۳) تیسرے دن قبر سے جی اٹھا اور (۴) آسمان پر چڑھ گیا۔ اور ان میں سے پہلی تین باتیں چاروں انجیلوں میں درج ہیں مگر یہ بات کہ (مسیح آسمان پر چڑھ گیا) صرف انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ اور اعمال کے پہلے باب میں موجود ہے۔ اناجیل اربعہ مروجہ کی نسبت مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

"چاروں انجیل نویسوں میں سے ہر ایک نے روح القدس کی ہدایت کے مطابق اپنے طور پر انجیل کو قلمبند کیا"۔ (میزان الحق صہ ۹)

پس مسیحی لوگ اناجیل اربعہ مروجہ کلام الٰہی اور الہامی کتابیں مانتے ہیں۔

اسلامی عقیدہ

سورۃ النسا (جزء ۶ کے رکوع ۲) میں ہے:۔

"اور بسبب کہنے یہود کی کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور سولی پر چڑھایا اس کو۔ اور لیکن شبیہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور تحقیق جن لوگوں نے اختلاف کیا بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہیں مارا اس کو بہ یقین بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنے اور ہے اللہ غالب حکمت والا"۔

نتیجہ۔ قرآن مجید کی ان آیات کی رو سے جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح حضرت عیسےٰ ابن مریم نہ تو یہود کے ہاتھ سے مارے گئے اور نہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ بلکہ ان کی جگہ ایک اور شخص مقتول و مصلوب ہوا۔ خداوند تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا (دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ صہ ۹۰۹-۱۰ و جلد ۲۸ صہ ۵۶۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صہ ۲۲۵ و صہ ۲۳۔ جلد ۹ صہ ۴۵۲۔ تفسیر درمنثور جلد ۲ صہ ۲۳۸۔ طبقات الکبریٰ جلد ۱ صہ ۲۶۔ ترجمان القرآن جلد ۲ صہ ۱۸۸)

انجیلی بیان الہامی نہیں ہے

میرا دعوےٰ ہے کہ اناجیل اربعہ مروجہ کا بیان کہ (۱) مسیح یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب پر چڑھایا گیا (۲) صلیب پر ہی مرگیا اور گاڑا گیا۔ (۳) تیسرے دن قبر سے جی اٹھا۔ (۴) اس کے چالیس دن بعد اپنے شاگردوں کے سامنے آسمان پر چڑھ گیا الہامی نہیں ہے اور نہ کلام الٰہی ہے بلکہ انسانی اختراع ہے۔ اور اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے میرے پاس مندرجہ ذیل دلائل ہیں:۔

دلیل نمبر ۱

قرآن مجید میں سورۃ النسا (پارہ ۵ کے رکوع ۱۸) میں ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (ترجمہ) کیا پس نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اس کے اختلاف کثیر"۔

اس معیار سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اور اگر کسی کلام میں (جس کی نسبت دعویٰ ہو کہ یہ الہامی ہے) اختلاف پایا جائے تو جاننا چاہئے کہ وہ کلام الہامی نہیں ہے۔ پس اس معیار سے اناجیل مروجہ اربعہ کے مندرجہ بالا بیان کو پرکھنا چاہیے۔ کیونکہ اناجیل مروجہ اربعہ میں اختلاف کثیر کا پایا جانا ثابت کر رہا ہے کہ ان کا مندرجہ بالا بیان الہامی نہیں ہے۔

(۱) متی کے باب ۲۶ کے درس ۶۹ تا ۷۵ میں لکھا ہے:۔

"اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک

...نڈی اس کے پاس آکر بولی تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہکر انکار کیا کہ میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اُسے دیکھا اور جو وہاں تھے ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کیساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا کہ بیشک تو بھی ان میں سے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا اور فی الفور مرغ نے بانگ دی۔ پطرس کو یسوع کی وہ بات یاد آئی جو اس نے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔"

(۲) **مرقس** کے باب ۱۴ کے درس ۶۶ تا ۷۲ میں لکھا ہے:-

"جب پطرس نیچے صحن میں تھا تو سردار کاہن کی لونڈیوں میں سے ایک وہاں آئی اور پطرس کو آگ تاپتے دیکھکر اس پر نظر کی اور کہنے لگی۔ تو بھی اس ناصری یسوع کے ساتھ تھا۔ اس نے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں تو نہ جانتا اور نہ سمجھتا ہوں۔ کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر وہ باہر ڈیوڑھی میں گیا۔ اور مرغ نے بانگ دی۔ وہ لونڈی اسے دیکھکر اُن سے جو پاس کھڑے تھے پھر کہنے لگی یہ ان میں سے ہے۔ مگر اس نے پھر انکار کیا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے جو پاس کھڑے تھے پطرس سے پھر کہا۔ بیشک تو ان میں سے ہے۔ کیونکہ تو گلیلی بھی ہے۔ مگر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا اور فی الفور دوسری بار مرغ نے بانگ دی پطرس کو وہ بات جو یسوع نے اُسے کہی تھی یاد آئی کہ مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ اور اس پر غور کر کے وہ رو پڑا۔"

(۳) **لوقا** کے باب ۲۲ کے درس ۵۵ تا ۶۲ میں لکھا ہے:-

"اور جب انہوں نے صحن کے بیچ میں آگ جلائی۔ اور مل کر بیٹھے۔ تو پطرس ان کے بیچ میں بیٹھ گیا۔ ایک لونڈی نے اُسے آگ کی روشنی میں بیٹھا ہوا دیکھکر اس پر خوب نگاہ کی۔ اور کہا۔ یہ بھی اس کے ساتھ تھا۔ مگر اس نے یہ کہکر انکار کیا کہ اے عورت میں اُسے نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی اور اُسے دیکھکر بولا۔ تو بھی انہیں میں سے ہے۔ پطرس نے کہا۔ میاں! نہیں ہوں۔ کوئی گھنٹے بھر کے بعد ایک اور شخص یقینی طور پر کہنے لگا۔ کہ یہ آدمی بیشک اس کے ساتھ تھا۔ کیونکہ گلیلی تھا پطرس نے کہا میاں! میں نہیں جانتا تو کیا کہتا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا۔ کہ اسی دم مرغ نے بانگ دی اور خداوند نے پھر کر پطرس کیطرف دیکھا اور پطرس کو خداوند کی وہ بات یاد آئی کہ جو اس نے کہی تھی کہ آج مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔"

(۴) **یوحنا** کے باب ۱۸۔ کے درس ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ و ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ میں لکھا ہے:-

"پس وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن کا جان پہچان تھا۔ باہر نکلا اور دربانی سے کہکر پطرس کو اندر لے گیا۔ اس لونڈی نے جو دربانی تھی۔ پطرس سے کہا۔ کیا تو بھی اس شخص کے شاگردوں میں سے ہے؟ وہ بولا کہ میں نہیں ہوں۔ نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دھکا کر کھڑے تاپ رہے تھے۔ اور پطرس بھی ان کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا...... شمعون پطرس کھڑا تاپ رہا تھا۔ پس انہوں نے اس سے کہا۔ کیا تو بھی اس کے شاگردوں میں سے ہے۔ اس نے انکار کر کے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ جس شخص کا پطرس نے کان اڑا دیا تھا۔ اس کے ایک رشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا کیا میں نے تجھے اس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟ پطرس نے پھر انکار کیا اور فوراً مرغ نے بانگ دی۔"

چاروں انجیل نویس۔ مندرجہ بالا واقعہ بیان کرتے ہیں اور آپس میں اختلاف کثیر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

اختلاف (۱) متی ۲۶: ۶۹ میں ہے۔ کہ لونڈی پطرس کے پاس آکر بولی "تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا" مرقس ۱۴: ۶۷ میں یہ الفاظ ہیں "تو بھی اس ناصری یسوع کے ساتھ تھا" لوقا ۲۲: ۵۶ میں یہ الفاظ ہیں "یہ بھی اسکے ساتھ تھا" یوحنا ۱۸: ۱۶ میں یہ الفاظ ہیں:- "کیا تو بھی اس شخص کے شاگردوں میں سے ہے"

اختلاف (۲) متی ۲۶: ۷۰ میں ہے۔ کہ پطرس نے انکار کیا اور کہا "میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے" مرقس ۱۴: ۶۸ میں ہے:- "میں تو نہ جانتا اور نہ سمجھتا ہوں کہ تو کیا کہتی ہے" لوقا ۲۲: ۵۷ میں ہے "اے عورت میں اسے نہیں جانتا" یوحنا ۱۸: ۱۷ میں ہے "میں نہیں ہوں"

اختلاف (۳) متی ۲۶: ۷۱ میں ہے:- "اور جب پطرس ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اسے دیکھا اور جو وہاں تھے۔ ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا" مرقس ۱۴: ۶۹ میں ہے "وہ لونڈی اسے دیکھکر ان سے جو پاس کھڑے تھے پھر کہنے لگی یہ ان میں سے ہے" لوقا ۲۲: ۵۸ میں ہے "تھوڑی دیر کے بعد جب کوئی اور اسے دیکھکر بولا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے" یوحنا ۱۸: ۲۵ میں ہے "انہوں نے پطرس سے کہا کیا تو بھی اس کے شاگردوں میں سے ہے"

اختلاف (۴) متی ۲۶: ۷۳ میں ہے "تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا کہ بیشک تو بھی

نہیں ہے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ال پروہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔" لوقا ۲۲: ۵۹ میں ہے " کوئی گھنٹے بھر کے بعد ایک اور شخص یقینی طور سے کہنے لگا۔ کہ یہ آدمی بیشک اس کے ساتھ تھا۔ کیونکہ گلیلی ہے۔ پطرس نے کہا میاں میں نہیں جانتا۔ تو گویا کہتا ہے۔" یوحنا ۱۸: ۲۶ میں ہے " جس شخص کا پطرس نے کان اڑا دیا تھا۔ اس کے ایک رشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا کیا میں نے تجھے اس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا۔ پطرس نے پھر انکار کیا۔"

اختلاف (۵) متی ۲۶: ۷۵، اور لوقا ۲۲: ۶۱ - اور یوحنا ۱۳: ۲۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرغ کے ایک بار بانگ دینے سے پہلے پطرس نے تین بار انکار کیا۔ مگر مرقس ۱۴: ۷۲ میں لکھا ہے کہ پطرس نے مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تین بار انکار کیا۔

دلیل نمبر (۲)

(۱) **متی** ۲۷: ۳۷ میں ہے " اور یسوع کا الزام لکھکر اس کے سر سے اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے"

(۲) **مرقس** ۱۵: ۲۶ میں ہے " اور اس کا الزام لکھکر اس کے اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ۔"

(۳) **لوقا** ۲۳: ۳۸ میں ہے " اور ایک نوشتہ بھی اس کے اوپر لگایا گیا تھا۔ کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے"

(۴) **یوحنا** ۱۹: ۱۹ میں ہے " اور پیلاطس نے ایک کتابہ لکھکر صلیب پر لگا دیا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ"

ان چاروں انجیلوں میں کتابے کی عبارت کے متعلق بھی اختلاف کثیر موجود ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ اناجیل اربعہ مروجہ کا یہ بیان الہامی نہیں ہے۔ اور نہ ماننے کے قابل ہے۔

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

توسیع اشاعت اخبار ہر حنفی کا فرض ہے۔

منیجر

اعلیحضرت قبلۂ عالم علیپوری کا ل ل جلانز و مُرادآباد میں

اعلیٰ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری مدظلہ ۲۵۔ دسمبر کو بوقت ۲ بجے صبح اسٹیشن بریلی سے مرادآباد جانے کے لئے ریل پر سوار ہوئے۔ بعدہٗ دس بجے دن کے ریل مرادآباد پہنچی۔ اسٹیشن پر ہزاروں طالب دیدار بے قرار نظر آتے تھے۔ ٹرین کی رفتار ہنوز بند نہیں ہوئی تھی کہ عاشقانِ جمال یوسفیہ جماعت نے اپنے جذبات عشق کا ثبوت دیتے ہوئے سیکنڈ کلاس کے ڈبہ کو سُرخ پھولوں کے نثار کرنے سے بھر دیا کہ سراسر مرقع بہار لالہ و گل بنگیا۔ بلکہ پلیٹ فارم بھی پھولوں کے نثار سے تختۂ گلزار بنا نظر آتا تھا۔ یوں تو حضور ممدوح الشان کے خیر مقدم کے لئے ہزاروں کا مجمع تھا۔ مگر ان میں اراکین انجمن حنفیہ معہ حضرت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب و مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ حکام ریلوے بھی مشتاقانِ شاہ جماعت کے ہجوم اور شاندار منظر کو دیر تک بحیرت دیکھا کئے۔ الغرض اسٹیشن سے حضور انور کی سواری کا جلوس جانب شہر روانہ ہوا۔ ہزار ہا مشتاقانِ جمال اس مقبول بندۂ رب کی سواری کے ساتھ ساتھ نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے اور اسلامی شان و شوکت دکھاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ اثناء راہ میں رضا کارانِ انجمن و طلباء مدرسہ جگہ بجگہ قصائد و مناقب حضور ممدوح الشان پڑھتے جاتے تھے۔ سینکڑوں آدمی سواری کے آگے اور پیچھے وفور عشق سے دل کو تھامتے ہوئے چپ چاپ چلے جا رہے تھے اور بازاروں میں کثرت ازدحام سے رستہ چلنا دشوار تھا۔ شہر میں باعث بڑے دن عام طور پر تمام دفاتر میں تعطیل تھی۔ ہر محکمہ کے افسران و ملازمان وغیرہ فارغ البال تھے۔ غلغلۂ جلوس جب ان کے کانوں میں پہونچا۔ تو بیتابانہ گھروں سے باہر نکل پڑے اور منظر جلوس کو بہ استعجاب دیکھنے لگے۔ ہر گلی و ہر کوچہ و بازار میں ایک حیرت کا عالم تھا۔ ہر شخص یہی کہتا تھا کہ آجتک اس شان و شوکت کا جلوس نہیں دیکھا۔ جلوس ۱۲ بجے دن کے مدرسۂ اہل سنت و الجماعت میں پہونچا۔ حضور قبلۂ عالم ممدوح الشان ایک اعلیٰ مسند پر متمکن ہوئے۔ اور طلباء و مدرسین نے اپنی اعلےٰ استقبالیہ نظموں سے حاضرین مجلس کو محظوظ فرمایا۔ حضور عالم مدظلہ نے اپنی فیاضی سے ان کو مبلغ پچیس روپیہ بطور انعام مرحمت فرمائے۔ اور مبلغان نذر بھی انہی کو عطا فرمائے۔ آخر میں حضور قبلۂ عالم مدظلہ نے اپنے کلمات طیبات سے شکریہ اراکین انجمن اور خصوصًا مولانا مولوی نعیم الدین صاحب کا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ چونکہ مولانا صاحب کو میرے ساتھ محبت و اخلاص و ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز فرمایا کہ مولانا صاحب مسجد (مدرسہ والی) کو بڑھائیں۔ میں بھی پانصد روپیہ مسجد کے صحن کے فرش کے لئے دونگا مگر میرا یہ روپیہ نمازیوں کے قدموں میں صرف ہو۔ ہر طرف سے تحسین و مرحبا کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ بعد دعا مجلس برخاست ہوئی۔ اور رات کے جلسہ کے لئے اعلان کیا گیا۔

(العارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ دفتر ۳ گرہ رکاب گنج)

قبولِ اسلام

مکرمی جناب مدیر صاحب اخبار الفقیہ۔ السلام علیکم ازراہِ کرم مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں درج فرماکر مشکور فرمائیں۔

مورخہ ۳ جنوری سنہ ۲۵ء کو موضع میترانوالی ضلع سیالکوٹ میں ایک عیسائی کنبہ نے مولوی عبدالغنی صاحب کے ہاتھ پر دین اسلام قبول کیا۔ اُن کے دین قبول کرنے کے وقت اہلِ دہ کا ایک کثیر مجمع تھا۔ مولوی صاحب نے ان کو کلمہ تلقین کرنے سے پیشتر توحید۔ رسالت۔ استقامت پر ایک مؤثر تقریر کی۔ اسلام کا دوسرے مذہب سے مقابلہ کرکے دین حقہ کی فضیلت کو ظاہر کیا۔ مسلمان ہونیوالوں کے نام ذیل میں درج ہیں:-

سابق نام	اسلامی نام
...ند وزیرا	نذر محمد
...ی تابن	مہتاب بی بی
گہنا	محمد علی

...اس سے پیشتر ایک عیسائی بیوی خاوند مسلمان ...ے۔ اس کا اسلامی نام عبد اللہ تھا اور وہ فوت ...یا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(راقم فیروز الدین زرگر خریدار نمبر ۱۶۵۳)

...ضاً} منشی محمد ابراہیم صاحب راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسمے نندلال ...بھوپال ساکن لدہانہ نے جناب مولانا مولوی ...مضان صاحب نقشبندی کے ہاتھ پر اسلام ...کیا۔ جسکا اسلامی نام غلام محمد رکھا گیا۔ چونکہ یہ ...حلوائی کا کام جانتا ہے اسلئے اسکو انجمن ...الصوفیہ راولپنڈی نے دوکان کا انتظام کردیا ...۔ (العارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ)

فتاویٰ

(۱) جس جگہ سامنے قبر ہو اور دائیں بائیں اس ...نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ نماز خواہ جنازے ...

(۲) جس جگہ کسی چیز کی پرستش ہوتی ہو وہاں ...پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) بت کی چڑھی ہوئی چیز مثلاً از قسم طعام ...کھانا کیسا ہے؟

(۴) جس نے عمر بھر کبھی نماز نہ پڑھی ہو اس کے ...ے کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) عصر کی نماز پڑھنے کے بعد نماز جنازہ درست ...یا نہیں؟

(۶) نماز فرض وقتیہ کا وقت موجود ہو اور جنازہ ...ر ہو تو پہلے کونسی نماز ادا کرے نماز وقتیہ یا جنازہ؟

(۷) فاتحہ خوانی کے وقت لوبان یا کوئی دیگر خوشبو کی جلانا کیسا ہے؟

(۸) کسی ولی غیر نبی کو حاضر ناظر جانکر ندا کرنا کیسا ہے؟

(۹) شادی و دیگر تقریب میں ڈھول بجانا کیسا ہے؟ اور عورت کا گانا بلند آواز سے کیا حکم رکھتا ہے؟

(۱۰) جو شخص کبھی کبھی نماز پڑھتا ہو۔ اس کے جنازہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

(مرسلہ کمترین عبد الحفیظ ڈرائنگ ماسٹر)

الجواب

(۱و۲) اگر قبر سامنے سجدہ کی جگہ پر نہو اور قبر کے پاس نماز پڑھنے سے قبر کی تعظیم مقصود نہ ہو۔ تو اس جگہ نماز پڑھنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

(۳) اگر وہ چیز نجس نہ ہو اور ذبیحہ بنام غیر خدا بھی نہو تو اُسے کھانا جائز ہے ورنہ نہیں کیونکہ صرف بتوں پر چڑھا دینے سے کوئی شئے حرام نہ ہوگی اور تا وقتیکہ ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا جائے ذبیحہ حرام نہو گا۔

(۴) بے نماز کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے۔ کہ وہ کلمہ گو تو تھا۔ اگرچہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔

(۵) بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

(۶) وقت نماز اگر جنازہ آئے۔ تو پہلے وقتیہ نماز پڑھی جائے۔ پھر نماز جنازہ۔

(۷) کوئی حرج نہیں اچھا ہے۔

(۸) اولیاء کرام کو ندا کرنا جائز ہے۔

(۹) اعلان نکاح کی غرض سے دف بجانے کی تو اجازت ہے جبکہ اس کے ساتھ جانج و مجرے نہ ہوں۔ اور ہیئت مطربہ پر نہ ہو۔ اور ڈھول وغیرہ آلات لہو و لعب بجانا اور گانا ممنوع و مکروہ و ناجائز اور عورت کو اس قدر بلند آواز کرنا کہ گھر سے باہر جائے اور نامحرموں کے کان میں پڑے حرام ہے کہ ان کی آواز بھی عورت ہے۔

(۱۰) جائز ہے۔

مسئلہ مرسلہ غلام نبی صاحب اوورسیئر خریدار نمبر ۴۶۹

(۱) بنک کے سود کو لے کر کیا کرے۔ بنک کو واپس کردے یا خیرات کردے؟

(۲) وقت ظہر ہر موسم میں جدا جدا کب شروع ہوتا ہے۔ اور سایہ کی کیا شناخت ہے۔

الجواب

(۱) بنک کا سود بہ نیت سود نہ لیا جائے ورنہ جائز نہ ہوگا۔ اور بعد لینے کے بہتر یہ ہے کہ غرباء مساکین کو دے دے۔

(۲) ہر موسم میں وسط آسمان سے جب آفتاب ڈھل جاتا ہے تو وقت ظہر شروع ہوتا ہے۔ اور اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی برابر زمین پر گاڑی جائے جب اس لکڑی کا سایہ مشرق سے گھٹتے گھٹتے لکڑی کی جڑ میں پہونچے تو آفتاب وسط آسمان پر آیا اور دوپہر ہوا۔ اور جب اس لکڑی کا سایہ جانب مغرب میل کرے تو آفتاب ڈھلا اور وقت ظہر شروع ہوا۔

مرسلہ مولوی منشی احمد بخش صاحب بڑا بازار کلکتہ

واعظوں اور میلاد خوانوں کو بعد وعظ و میلاد کھانا کھلانا اور نذرانہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ جائز اور باعث ثواب ہے۔

بجواب نامہ جناب ماسٹر محبت علی صاحب

مکرم بندہ! وعلیکم السلام۔

فقیر نے کوٹ پتلون پہننے کا جو حکم شرعی تھا وہ تحریر کردیا۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوگیا خواہ آپ اسے مانیں یا نہ مانیں اگر وہ آپ کو تسلی بخش اور آپ کی خواہش کے مطابق نہیں ہے تو آپ اور کسی مولوی صاحب سے جو آپ کی خواہش کے موافق جواب دے دریافت فرمائیں۔ فقیر کو جرح و قدح کرنے اور آپ کے عذرات رکیکہ کے رفع کرنے کی فرصت نہیں ہے۔ (مفتی)

التماس!

مکرم و محترم ذی المجد والکرم جناب حکیم معراج الدین صاحب زاد مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ غریب الفقیہ کی زبان اپنی ہمدردی کیلئے اپنے ہمنواؤں سے کہتے کہتے قریب خشک ہونے کے آئی۔ مگر افسوس کہ ابتک جملہ حضرات نے اس کی پکار کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ یہ امر تو اظہر من الشمس ہے۔ کہ اگر الفقیہ پژمردہ ہوگیا۔ یا مرلضیانہ رفتار سے چلا۔ تو آجکل کوئی اخبار ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ حنفیوں کی زبان اور اہلسنت وجماعت کا ترجمان ہو۔ اور مثل مشہور ہے "کہ قدر نعمت بعد از زوال ہوتی ہے"۔ لہٰذا ہم جملہ حنفیوں سنیوں پر فرض ہے۔ کہ ہم اس کے زوال سے پہلے اپنے بقا کی فکر کریں اگر ہم جدید خریدار مہیا نہیں کر سکتے ہیں۔ تو خود اپنے نفس پر جبر کر کے اس کے چندہ میں اضافہ کریں۔ تاکہ یہ اضافہ جدید خریدار کے قائم مقام ہو۔ اور اخبار اپنی رفتار موجودہ پر برقرار رہے یا اس سے ترقی کرے۔ اس کے لئے سب سے پہلے میں اپنے آپکو پیش کرتا ہوں۔ اور بجائے چار روپیہ کے چھ روپیہ مقرر کرتا ہوں۔ جو کہ میری حیثیت سے زائد ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔ مجھے دیکھنا ہے کہ کس قدر حضرات میری اس ناچیز رائے کے موافق کرتے ہیں۔ فقط والسلام خیر ختام۔

(راقم حشمت علی خریدار ۹۹۳)

مختصر فہرست کتب حضرت قبلہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مصنفہ اہلسنت ظلہ العالی

النہی الاکید۔ یہ رسالہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز ممنوع و ناروا ہونے کے بیان میں ہے ۴ر

دین حسن۔ حقانیت اسلام میں نہایت جامع و مدلل کتاب اس میں خود ہنود و نصاریٰ کی کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام سچا ہے ۳ر

انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ

اس میں مسائل الحج و زیارۃ روضہ انور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم درج ہیں ۳ر

وشت کربلا۔ بیان شہادت میں ایک نایاب کتاب روایات صحیحہ ایک مجلس میں بآسانی ختم ہونیوالی ہے ۳ر

آئینہ قیامت۔ حضرت مولانا موصوف کی بیان کردہ واقعات کربلا میں معتبر کتاب ۴ر

حدائق بخشش حصہ اول۔ اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ العزیز بریلوی کا نعتیہ دیوان حصہ اول ۶ر حصہ دوم ۸ر

نگارستان لطافت۔ مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب مرحوم کی بیان میلاد مبارک میں بینظیر کتاب ۵ر

ذوق نعت۔ مولانا مرحوم کا نعتیہ دیوان ۱۲ر

الملفوظ حصہ اول۔ ملفوظات حضرت سیدنا حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانان عالم کے لئے ایک اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل ہے ۸ر

کشکول فقیر قادری۔ وصایائے حضور پر نور غوث الثقلین مجمع البحرین غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ارشادات عالیہ اعلیحضرت مجدد بے مثل ہے ۵ر

کتابیں ملنے کا پتہ:۔ **مینجر الفقیہ امرتسر** (پنجاب)

...ہو کے اعتراضات کے جوابات نہایت معقول پیرایہ میں دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس لئے ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھاوے۔ نظم پنجابی میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر ایک حنفی کے پاس ہونی لازمی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک شخص غیر مقلدین کے وساوس سے بچ سکتا ہے۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ قیمت ۶ علاوہ محصول ڈاک۔ ایک جلد کے خریدار کو ٹکٹ بھیجکر منگوانی چاہیئے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولانا مولوی حاجی مفتی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

"زمیندار ہفتہ وار"

چونکہ اکثر حضرات روزنامہ زمیندار کی قیمت نہیں ادا کر سکتے اور چونکہ بعض دیہات میں روزانہ ڈاک پہونچنے کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں اسلئے زمیندار کا ایک ہفتہ وار ایڈیشن جاری کیا گیا ہے۔

بالکل علیحدہ چیز ہے

یہ ہفتہ وار روزانہ کے مضامین کا خلاصہ نہیں بلکہ خود اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اسلئے اگر روزانہ زمیندار خریدنے والے بھی اسے خریدیں تو لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اسمیں نہایت پر لطف چیدہ چیدہ افکار و حوادث۔ نہایت دلچسپ اور سبق آموز پڑھنے والے اقتباسات۔ حضرت مولانا ظفر علی خان صاحب کی نظمیں اور آپ کے مضامین کے علاوہ ہفتہ بھر کی تمام خبروں کا کافی و وافی خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ غرض اس حیثیت سے یہ ہفتہ وار ایڈیشن روزانہ زمیندار کے شایان شان ہے۔

قیمت سالانہ چھ روپے۔ ششماہی للعہ ۔ سہ ماہی عہ

پتہ:۔

مہتمم زمیندار ہفتہ وار لاہور

نمونہ مفت

مذہبی تبلیغ کا بہترین صحیفہ حیرت انگیز تاریخی واقعات کا آئینہ علمی مضامین کا قیمتی خزانہ نظم و نثر کا عجیب نمونہ طبی معلومات کا مفید مجموعہ۔ کثیر الاشاعت مقبول اور گلہائے بوقلموں کا ہندوستان بھر میں واحد گلدستہ حرف

"الکمال" ہے

جو عرصہ سے ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے اور باقاعدہ پابندی وقت سے شائع ہوتا ہے۔ ۴۰ صفحات سالانہ چندہ ۳ سالانہ سے ششماہی ۲

پتہ:۔ مینجر رسالہ الکمال لاہور

صداقت الاحناف

اس کتاب میں حنفی مذہب کی صداقت نہایت پر زور دلائل سے بیان کیگئی ہے نیز حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب و محامد مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ غیر مقلدین...

...اضافہ تو الگ رہا۔ حنفیہ اپنے دل میں عہد ہی کر لیں۔ کہ تا زیست الفقیہ کی خریداری نہ چھوڑیں گے۔ ہمارے لئے اتنا ہی بڑا غنیمت ہے۔ (ایڈیٹر)

شاندار اسلامی کتب

...رۃ العلماء والمشائخ } اس میں قریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے ...ندرہویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی جلسوں کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے ان کے ...اخیر میں چند نامور عالمہ عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس میں درج ہے ...ں صرف ۱۰؍

...سرِ کائنات یعنی سوانحعمری آنحضرت رسول مقبول صلعم } مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قابل دید ...ب ہے ۱۰؍

...قصیدۃ الیوسفیہ ...قاری ...قصیدۃ الغوثیہ } شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس اللہ سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ کاغذ عمدہ ۸؍

...ل حضوری ...ف ...شیشہ نوری } درحقیقت یہ حلیہ شریفہ اللہ والے اور ذوق شوق والے خدا ترس پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ خود اپنے خورد سالہ بچوں اور عورتوں کو اسکی تعلیم دیں۔ نہایت مبارک چیز ہے۔ قیمت ۳؍

...انح اعظم ہر دو حصہ } دنیائے اسلام کے رفیع القدر پیشوا اور عظیم الشان رہبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات مبارکہ کا ...مرقع ہے۔ حصہ اول ۲؍ حصہ دوم ۳؍

...یۃ الطالبین اور فرقہ حنفیہ } یہ ایک نہایت عالمانہ مضمون ہے۔ قابل دید کتاب۔ قیمت ۱؍

...تل نماز } جسے رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری عمر میں پڑھا اور جس پر آج چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے تیس کروڑ حنفی ...انوں کا عمل ہے۔ ۱؍

...انِ ایمان } اہلسنت والجماعۃ کے مختصر عقائد نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں بچوں اور عورتوں کیلئے اس کا ... کرنا ضروری ہے ۱؍

...رار المش... ...لطیف جامع کمالات صاحب ...ش ...ی ...سرمایہ شریعت شہباز ...غواص بحر حقیقت حضرت ...م قادر شاہ صاحب ... سرہ العزیز کی ہے۔ اس میں اسرار وحدت اور کشف و ...امات و منازلِ طریقت حال بخوبی درج ہے۔ کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ ۸؍

ویدکی حقیقت } منشی لیکھرام آریہ کے قرآن کی تعلیم کے فوٹو اور سوری پرشاد جی کی قرآن کی حقیقت کا الزامی جواب ہے ۳؍

حدوثِ مادہ } اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ کے اجزا قدیم اور غیر مخلوق نہیں ہو سکتے۔ اور چند حکماء اور مذاہب کے خیالات کا رد کیا ہے۔ اور اسلام کا عقیدہ اسکی بابت بتلایا ہے۔ ۳؍

احسن البیان فی اباحۃ الدخان } حقہ نوشی کے بیان میں قابل دید ہے۔ ۳؍

فیصلہ علمِ غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کے متعلق کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے۔ ۲؍

وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید } رسالہ مبارکہ در باب جواز مصافحہ و معانقہ بعد نماز عید ۲؍

حیات الانبیاء فی انتباہ الاذکیاء } مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ۲؍

قصیدہ ضیائیہ فی علمِ طبیہ } مصنفہ فخر الاطبا، مولانا ابو الحسن مولوی حکیم قاضی محمد ضیاء الدین صاحب حنفی قادری چشتی۔ یہ رسالہ بطرز جدید طالبانِ علمِ حکمت و طب کے لئے نہایت مفید ہے۔ ۸؍

ازالۃ العنود فی مسئلۃ السماع وحدۃ الوجود } مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ متعلقہ مسئلہ سماع وحدۃ الوجود قیمت ۳؍

ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت و تاکید اور رمضان شریف کی بزرگی کا قابل دید بیان ۳؍

تحقیق المرام فی منع القراۃ لخلف الامام } مولانا پیر غلام رسول صاحب حنفی قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب ولاجواب تالیف جو منع قراۃ خلف الامام میں ایک مستند قابل دید کتاب ہے ۱۲؍

فیصلہ آسمانی در باب مسیح قادیانی } جس میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کی نسبت کامل اور فیصلہ کن بیان ہے محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کے ذریعہ مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۶؍

الذکر المحمود فی بیان المولود المسعود } اس میں محفل میلاد کا قرآن و حدیث سے ثبوت و منکرین دیوبندیہ نجدیہ کو الزام کا دفعیہ ۴؍

انوار تیراہی ملقب بگلزار نوری } بزرگانِ تیراہی و چوہڑ شریف کے حالات قابل دید ۱۰؍

ملنے کا پتہ: مینجر اخبار "الفقیہ" امرتسر (پنجاب)